رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

تالیف

شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب

انجم طاہرہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

تالیف

شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب

انجم طاہرہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فارسی

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

سلسلۂ مطبوعات ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

نام کتاب: رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

مؤلف: شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری

مرتّب: انجم طاہرہ

سال اشاعت: ۲۰۱۰ء

قیمت:

مطبع: آئی ڈاٹ پرنٹرز رائل پارک لاہور

ناشر: ادارۂ تاریخی تحقیق لاہور

فہرست مطالب

حرفِ مرتّب

رسالہ شوقیہ تصنیف شاہ ابولمعالیؒ چشتی صابری قدّس سرّہ تصحیح کے ساتھ حاضر خدمت ہے۔ الحمد للہ کئی مصروفیات کے باوجود عرفانی اسرار و رموز سے بھرپور یہ دلچسپ رسالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس کو تدوین کے لئے منتخب کرتے وقت، یہی خیال تھا کہ یہ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کرمانی لاہوری کی تالیف ہے مگر تحقیق و جستجو سے معلوم ہوا کہ دراصل یہ خوبصورت مگر مختصر کتاب حضرت شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری انبیٹھوی کی کاوش ہے۔

حضرت مرشد آفاق شاہ ابوالمعالیؒ چشتی صابری نے اس کتاب میں گریہ وزاری کی سات اقسام عارفانہ وعاشقانہ درد و سوز سے بیان کی ہیں۔ جن کو پڑھ کر عوام کو تو سرور حاصل ہوتا ہی ہے لیکن خواص حالتِ وجد میں مقام قرب و وصال پاتے ہیں۔

اس رسالے کو مرتب کرتے وقت دو نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے:

نسخہ ش: ''نسخہ خطی مجموعہ شیرانی'' جسے تدوین و ترتیب میں نسخہ اصل قرار دیا گیا ہے اور متن کی تصحیح میں اسے نسخہ ش کا نام دیا گیا ہے اور اس نسخہ خطی کا عکس بھی آخر میں دیا گیا ہے۔

نسخہ چ: یہ نسخہ حسب فرمایش حاجی سعید احمد نبیرۂ حضرت شاہ ابوالمعالیؒ مطبع اسلامیہ لاہور سے ۱۳۱۰ھ میں شائع ہوا۔ تصحیح متن میں 'چ' سے مراد مطبوعہ نسخہ ہے۔

اس رسالے کی ترتیب میں جن استادان گرامی نے میری معاونت فرمائی میں

ان کی تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ بالخصوص ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی صاحب کہ جنہوں نے متن کی مشکلات کو سلجھانے میں مدد فرمائی اور بطور خاص متن میں موجود ہندی دوہڑے پڑھنے میں میری اعانت کی۔ میں عربی عبارات کی مشکلات کے حل کرنے مین جناب ڈاکٹر خورشید الحسن رضوی اور جناب پروفیسر غلام رسول عدیم کی تہ دل سے سپاسگزار ہوں۔ رسالہ شوقیہ کا قدیم مطبوعہ نسخہ فراہم کرنے پر جناب محمد عالم مختار حق کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ممنون ہوں اور سب سے زیادہ میں اپنے والد صاحب پروفیسر محمد رفیق صاحب کی شکر گزار ہوں کہ اس موضوع کے انتخاب سے لے کر اس کی تکمیل تک انہوں نے میری معاونت فرمائی۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس رسالے کی تصحیح میں اگر کوئی لغزش و خطا اس خاکسار کی پائیں تو درگذر فرمائیں۔

۲۳ ستمبر ۲۰۱۰ء

انجم طاہرہ

مقدّمہ

برّعظیم پاک و ہند کی سرزمین اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور صاحب شریعت و طریقت وحقیقت ومعرفت اصفیا کا گہوارہ رہی ہےاور یہ حدیقۃ الاولیاءان کے وجودِ پرنور سے ہمیشہ مہکا رہا اورآج تک سرسبز وشاداب ہے۔پاکستان اور ہندوستان کی دینی ،سماجی اور سیاسی تاریخ عظمائے تصوّف کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے۔یہ یگانۂ آفاق اور وجدوذوق میں سمائی ہستیاں عشق الٰہی اور محبّت رسول کریم کی بنا پر ہمیشہ مسحور کن شخصیت کی مالک رہی ہیں۔دنیا سے بے نیازی کے باوجود مرجوع خلایق ہیں کیونکہ ہمّت و وجودِدرویشان عوام کے لئے نعمت غیر مترقّبہ ہے۔

زیرنظر رسالہ''شوقیہ'' معروف بہ''ہفت گریہ'' کے مؤلف حضرت قطب صمدانی ،مرشد آفاق سید شاہ ابوالمعالی چشتی صابری کا شمار بھی سادات عظّام اور مشائخ کبار میں ہوتا ہے۔انکا تعلّق انبیٹھہ ضلع سہارنپور (صوبہ اتر پردیش) سے ہے۔شاہ ابوالمعالی کے والد محترم سیّد اشرف نبیسۂ شاہ حافظ محمد انصاری خلیفہ حضرت سلطان العارفین شاہ نظام الدین بلخی ہیں۔(رسالہ شوقیہ،مرتبہ :بفرمایش حاجی سعید احمد،ص ۲) وہ شاہ ابوالمعالی کی خردسالی ہی میں وفات پا گئے تھے۔والدہ نے تعلیم وتربیّت کی خاطر آپ کو شیخ محمد صادق گنگوہی (م: ۱۰۵۸ھ) کے سپرد کیا جن کے دامن ارادت سے وابستہ ہوکر انھوں نے فوائد ظاہری و باطنی حاصل کیئے۔شیخ محمد صادق گنگوہی نے وصال کے وقت شاہ ابوالمعالی کو اپنے بیٹے شیخ محمد داؤد (م:۱۰۹۵ھ) کے سپرد کیا جو خود مظہرِ انوار شریعت وطریقت اور اپنے والد کے مرید وخلیفہ بھی تھے۔شاہ ابوالمعالی نے خرقۂ خلافت شیخ محمد داؤد سے حاصل کیا۔فقر میں یگانۂ روزگار تھے اور ذکر جہری

میں مشہور تھے رسالہ شوقیہ کے مرتّب نے اقتباس الانوار مؤلفہ شیخ محمد اکرام براسوی کے حوالے سے لکھا ہے:

"در وجد و سماع توغّل بسیار داشت و در مجاهده و ریاضت مستقیم بوده و در فقر یگانۂ روزگار و در خلق و تواضح عدیم المثال و درعشق حقیقی و مجازی بی همتا بود و به مظاهر جمیله فرو رفتگی تمام داشت عمری دراز یافته بود و تمام مدّت عمر خویش به ذکر جهر و استغراق باطن گذرانید۔" (شوقیه معروف به هفت گریه، مرتبه: حاجی سعید احمد، ص ۲)

ان کا سال وفات ۸ ربیع الاول ۱۱۱۶ھ/۱۲ جولائی ۱۷۰۴ء (محمد زمان شاہ، گلدستہ بھیکھ، ص ۲۶) ہے اور ان کا مزار گوہر بارا نبیٹھ میں ہے۔ خزینۃ الاصفیا کے مؤلف نے ان کا قطعۂ تاریخ وفات یوں لکھا ہے:

رفت از دنیا چو در خلدِ برین　　پیر رہبر بوالمعالی اہل فیض
سال وصل اوست "تاج التارکین"　　بار دیگر" بوالمعالی اہل فیض"
۱۱۱۶　　۱۱۱۶

شاہ ابوالمعالیؒ کا روحانی شجرہ نسب بارہ واسطوں سے مخدوم علاء الدین صابر

(م: ۶۹۰ھ) اور تیرہ واسطوں سے خواجہ فرید الدین گنج شکر تک پہنچتا ہے۔

اولاد حضرت شاہ ابوالمعالی:

ثمرۃ الفواد میں ان کی اولاد کا ذکر آیا ہے مگر ان کے بارے میں مزید تفصیل بیان نہیں ہوئی:

"حضرت مرشد آفاق را عیال بسیار..."

(شاہ لطف اللہ انبالوی، ثمرۃ الفواد، برگ ۲۷ب)

البتہ ان کے اخلاف میں شاہ محمد فخر الدین اور شاہ مسعود احمد کے نام ملتے ہیں۔

ان کے خوارق و کرامات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں مگر بوجہ طوالت رقم کرنا ممکن نہیں یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کی جاتی ہے:

ایک روز تھانیسر میں مشائخ کی ایک مجلس برپا تھی جس میں حضرت شاہ ابوالمعالیؒ، میراں سید بھیکھؒ، شیخ عبدالقادرؒ سنوری، شاہ نصیر الدینؒ (ساکن) کھڑی وال اور سید غریبؒ حاضر تھے۔ کلمہ طیبہ "لا الہ الاّ اللہ" کے ذکر پر بات چل نکلی۔ حضرت مرشد آفاق شاہ ابوالمعالیؒ نے فرمایا کہ: "اگر کوئی دل سے اس کا ورد کرے اور لفظ "لا" کسی ذی روح کے کان میں کہہ دے تو وہ مر جائے گا اور جب 'الاّ اللہ' کہے تو دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔ مجلس میں موجود سب حاضرین نے اس کے مشاہدہ کی درخواست کی۔ حضرت اٹھے اور صحن میں بندھی گائے کے کان میں 'لا الہ' کہا تو وہ مرگئی اور جب دوبارہ 'الاّ اللہ' کہا تو وہ فی الفور اٹھ کھڑی ہوئی اور چارہ کھانے میں مصروف ہوگئی۔ (ثمرۃ الفواد، برگ ۲۵الف)

استادان شیخ ابوالمعالیؒ:

شاہ ابوالمعالیؒ کی زندگی میں شیخ محمّد صادقؒ گنگوہی اور شیخ محمّد داؤدؒ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جن کے دامن ارادت وتربیت سے وابستہ ہوکر انھوں نے مراتب عالیہ حاصل کئے اور علوم ظاہری وباطنی سے مستفید ہوئے:

شیخ محمد صادق بن فتح اللہ گنگوہی حنفی چشتی صابری قدس سرّہ (م:۱۰۵۸ھ):

یہ شیخ ابوسعید بن نورالدّین بن عبدالقدّوس گنگوہی (م:۱۰۳۹ھ) کے خلیفہ اور بھتیجے تھے اور وجد وسماع اور عشق ومحبّت میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کی کرامات بے شمار ہیں اور اولیائے کاملین میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا وصال ۱۸ محرّم الحرام ۱۰۵۸ھ میں ہوا۔ مزار پُر انوار ان کا قصبہ گنگوہ میں ہے۔ شیخ محمد صادق کے خلفا میں شیخ محمد گنگوہی، شیخ ابراہیم مرادآبادی، شیخ عبدالسبحان سہارنپوری، شیخ عبدالجلیل الہ آبادی، شیخ جمال کاچھو، شیخ یوسف کابلی اور ان کے فرزند ارجمند شیخ داؤد نمایاں ہیں۔ (حدیقۃ الاولیا، صص ۹۳-۹۴؛ مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیا، جلد اول، صص ۴۷۵-۴۷۶)

شیخ محمّد داؤدؒ بن محمّد صادقؒ گنگوہی قدّس سرّہ (م:۱۰۹۵ھ):

صاحب مراتب بلند ومقامات ارجمند یہ بزرگ اپنے والدگرامی شیخ محمد صادق گنگوہی کے مرید وخلیفہ تھے۔ سواطع الانوار (معروف بہ اقتباس الانوار، مصنفہ: شیخ محمد اکرام براسوی) میں ان کی بہت سی کرامات درج ہیں۔ ان کی نظرِ فیض اثر نے شاہ ابوالمعالیؒ کی روحانی تربیت کی۔ وہ اپنے مرشد اور استاد شیخ داؤدؒ بن محمد صادقؒ کے لئے انتہائی عقیدت واحترام کا اظہار کرتے ہیں:

"پیر دستگیر، شاہِ کشورِ حقیقت، ماہِ فلکِ
معرفت، صاحب ولایت، آفتاب سپہر
ہدایت، درِّ دریای عرفان، باران کرم و
احسان، سراج الاولیا، وارث الانبیا، قطب
الواصلین، غوث المقرّبین بندگی حضرت
شیخ داؤدؒ [بن] صادق الحنفی القدوسی الحسنی
قدّس اللّٰه اسرارهما (شوقیه، برگ ۱ ب)"

ان کا سال وصال ۵ محرم ۱۰۹۵ھ ہے اور مزار گنگوہ شریف میں ہے۔ خوارق و کرامات ان کی بے شمار ہیں۔ اگر چہ ان کے بہت سے خلفا تھے مگر ان میں شاہ ابوالمعالیؒ، شیخ سوندھاؒ، شیخ بُلاقیؒ اور سید غریب اللہ چار بڑے خلفا تھے جن سے علیحدہ علیحدہ سلسلے شروع ہوئے۔ (حدیقۃ الاولیا، مفتی غلام سرور لاہوری، مرتبہ: محمد اقبال مجدّدی، ص ۹۶؛ خزینۃ الاصفیا، صص ۴۸۳۔۴۸۵

ذکر گرامی خلفای حضرت شاہ ابوالمعالیؒ:

یہاں ان چند حضرات القدس کا ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا جو حضرت شاہ ابوالمعالی کے فیوضات روحانی سے بہرہ ور ہوئے اور ان کے خلفائے عظّام میں شمار ہوتے ہیں:

شاہ علیم اللہؒ فاضل جالندہری (م: ۱۲۰۲ھ/۸۷۔۱۷۸۷ء):

سیّد علیم اللہؒ بن سیّد عتیق اللہ جالندہری سادات الطرفین بزرگ ، جامع زہد و ریاضت و حقیقت و معرفت تھے۔ ان کی بیعت شاہ ابوالمعالی سے اور خلافت سیّد میراں بھیکھ سے ہے۔ علوم ظاہری میں ایسا کمال پایا تھا کہ ان کے مرشد سید میراں

بھیکھ ان کو نام کی بجائے ''فاضل جالندہر'' کہہ کر پکارتے۔ (محمد شجاع الدین، مقالہ: سید علیم اللہ جالندہری، مجلّہ 'دارالفرقان'، لاہور، صص ۳۶۔۳۷) فارسی اشعار ان کے بہت مشہور ہیں اور بہت سی کتابوں کے مؤلف بھی ہیں مثلاً انہارالاسرار، شرح بوستان سعدی، شرح اخلاق ناصری، نزہتہ السالکین، زبدۃ الروایات، نثر الجواہر (ترجمہ فارسی ''نظم الدرر والمرجان'')۔ شجرہ نسب ان کا حضرت زیدؒ بن امام حسنؓ سے جا ملتا ہے۔ (مولوی رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند، مترجم: محمد ایوب قادری، ص ۳۵۰؛ دیکھئے مقدّمہ تصحیح انتقادی ''نزہتہ السالکین''، رسالہ دکتری، مرتبہ: طاہرہ یاسمین، کتابخانہ دانشگاہ جی سی، لاہور، ۲۰۱۱ء؛ حدیقۃ الاولیا، ص ۱۰۶۔۱۰۷)

میراں شاہ بھیکؒ چشتی صابری:

میراں سید بھیک شاہ کھڑامی کا اصل نام ابوسعید ہے۔ میراں بھیک یا شاہ بھیک کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد کا نام حضرت سید محمد یوسف شاہ ہے۔ آپکی ولادت ۹ رجب ۱۰۴۶ھ بمقام سیوانہ شریف ہوئی۔ خلافت ان کی حضرت شاہ ابوالمعالی کی طرف سے ہے اور مرشد نے کھڑام شریف کی ولایت عطا کی۔ شاہ بھیکھ کا یہ شعر شاہ ابوالمعالی کی تعریف میں بہت مشہور ہے:

بھیکھ مالی پرواریاں اور پل میں لکھ لکھ بار
کاگا سے ہنسا کئی اور کرت نہ لائی بار
ترجمہ: (اے) بھیکھ میں مالی (شاہ ابوالمعالیؒ) پر
پل میں لاکھوں بار قربان جاؤں جنہوں نے مجھے
کوّے سے ہنس بنایا اور ذرا دیر نہ لگائی۔

کمالات ظاہری و باطنی میں بے حد معروف تھے آپ اپنے زمانے کے قطب الاقطاب گذرے ہیں۔توحید کے موضوع پر حضرت کے ہندی اشعار اور دوہڑے بہت مشہور ہیں۔عرفا کی مجالس میں ان کے اشعار اکثر بہ صورت قوالی پڑھے جاتے ہیں۔اور شجرہ نسب آپ کا حضرت امام حسینؓ سے جاملتا ہے۔

سال وصال ان کا ۵ رمضان ۱۱۳۱ھ ہے اور مزار مبارک شہر پٹیالہ سے پندرہ میل کے فاصلے پر قصبہ کہڑام شریف میں واقع ہے۔

ان کے مریدین اور خلفا کی فہرست خاصی طویل ہے ۔مریدین میں بادشاہِ ہند سلطان معین الدّین فرخ سیر بھی شامل ہیں اس کے علاوہ وزیر اعظم ہند اور دہلی میں سنہری مسجد کے بانی نواب روشن الدّولہ کو بھی ان کی ارادتمندی کا شرف حاصل ہے۔

لاہور میں سنہری مسجد کے بانی نواب میر سید بھکاری خاں بھی ان کے مرید تھے۔

(محمد زمان شاہ، گلدستہ بھیکھ، صص ۱۹، ۲۰، ۲۶، ۲۷؛ تاریخ لاہور، کنہیا لال، صص ۱۶۲۔۱۶۳)

شاہ عبدالرشیدؒ جالندہری:

جالندہر کے سادات عظام میں سے ہیں۔ والد کا نام سید اشرف تھا۔راہ طریقت میں شاہ ابوالمعالیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔اور مرشد کے حکم سے مزید تعلیم و تربیت میراں سید بھیکھ سے حاصل کی اور ان سے خرقۂ خلافت پایا۔۱۱۲۱ھ میں وصال فرمایا۔(حدیقۃ الاولیا، ص ۹۸)

رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

اس رسالے کی تصحیح وتدوین دو نسخوں کی مدد سے کی گئی ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے:

نسخہ خطی رسالہ شوقیہ، مجموعہ حافظ محمود شیرانی، پنجاب یونیورسٹی لائبریری:

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے ذخیرہ شیرانی میں حضرت شاہ ابو المعالی چشتی صابری کا رسالہ شوقیہ شمارہ ۱/۱۰۲۷/۴۰۷۹ (ڈاکٹر محمد بشیر حسین، فہرست مخطوطات شیرانی، جلد دوم، ص ۲۳۵) کے تحت موجود ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مؤلف:	شاہ ابوالمعالی (م: ۱۱۱۶ھ/۱۷۰۴ء)
صفحات:	۱۲
نام کاتب:	محمد جمال بن سید حسن علی الجالندہری
سال کتابت:	دوازدہم شہر صفر ۱۲۱۹ھ/۲۳ مئی ۱۸۰۴ء
خط:	خط نستعلیق مایل بہ شکستہ
سطور:	۲۱، ۲۲، ۲۵ (متفرق)
تقطیع بیرونی:	″۸.۷ × ″۵
تقطیع اندرونی:	″۹ .۴ × ″۶.۲ × ″۳.۷ مجدول بہ دوسطری
عربی عبارات:	بخط نسخ

متن کے گرداگرد دوسطری جدول ہے۔ ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب محمد جمال نے یہ کتاب سید اؤدولد حاجی شاہ کے لئے لکھی جس کا ثبوت متن کے آغاز میں ثبت درج ذیل مہر سے بھی ملتا ہے:

[مہر]:سیّد داؤد ولد حاجی شاه ۱۲٤٠ھ

متن کی تصحیح کرتے وقت اس نسخہ کو"ش" کہا گیا ہے۔

آغاز:

"حمدِ متوافر و ثنای متکاثر مر محبوب
حقیقی و مطلوب ازلی را که محبّان سرتاپا
نیاز و طالبان کشتگان ناز خود را به جهتِ
دفع کدورت و ملالتِ خاطر شان امر به
تضرّع و زاری که لازمهٔ (٥) عشق و
محبّت است، کرده..."

اختتام:

لیکن آنچه به تقاضای وقت به ضرورت در
بیان آمده این بود که مذکور شده "وَاللّٰه
اَعْلَمُ بِالصَّوَاب تَمَّتْ بِالْخَیر(رساله
شوقیه، برگ ٦ ب)

ترقیمہ:

"اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی مَشَاهدتك وَ لِقَائِكَ وَرِضَائِكَ
وَ ثَبِّتْنِی عَلٰی طُرُق دِینِ حَبِیبِكَ مُحَمَّد صَلَّی
اللّٰه علیه و سلّم و عَلٰی آلِه وَ اَصْحَابِه وَ اِتبَاعِه
وِ بارِكْ وَسَلِّم.
تمّت الرساله الشریفه المسمّاه به شوقیه در
بیانِ حالت گریه تصنیف حضرت شاه ابو
المعالی قدس اللّٰه اسرارهم . به پاسِ خاطرِ
مقبول جناب الودود سیّد داؤد ولد سیّد
حاجی شاه به یدِ خطِ احقر العباد المتعال
محمّد جمال بن سیّد حسن علی
الجالندهری به موجبِ گفتهٔ سیّد مذکور به
یونی[کذا] تمام مرقوم رفته به تاریخ
دوازدهم شهر صفر عنقریب عرس حضرت
سیّد علیم اللّٰه جیو به مطابق ۱۲۱۹ سنه هجریه
مقدسه."

نسخہ مطبوعہ رسالہ شوقیہ معروف بہ ہفت گریہ

اس نسخہ کا نام متن کی تصحیح میں "چ" رکھا گیا ہے۔ اس رسالہ کی نقل مشہور محقق
فاضل جناب محمد عالم مختار حق نے اپنے ثروتمند کتابخانے سے عنایت فرمائی جس کے

لئے مرتب ان کی شکر گزار ہے۔ اس رسالے کا نام سرورق پر اس طرح سے لکھا ہے۔

''رسالۂ شوقیہ المعروف بہ ھفت گریہ''

یہ رسالہ نبیرۂ حضرت شاہ ابوالمعالی کے ایما پر چھپا جو سرورق پر یوں مرقوم ہے۔

''سید شاہ حاجی سعید احمد صاحب رئیس قصبہ انبٹھ
ضلع سہارنپور و اتالیق ولی عہد صاحب بھادر
ریاست مالیر کوٹلہ و نبیرہ حضرت مصنفؒ در ماہ
جمادی الاولٰی، ۱۳۱۰ھ در مطبع اسلامیہ ،لاہور
باھتمام مولوی کریم بخش مالک مطبع رونمای
مشتاقان گردید۔''

نسخہ خطی انڈیا آفس لائبریری

رسالہ شوقیہ کا ایک خطی نسخہ انڈیا آفس لائبریری (موجودہ برٹش لائبریری) لندن میں شمارہ ۱۹۲۴ کے تحت رسائل کے مجموعہ میں دسویں نمبر پر برگ ۷۵ ب تا ۸۵ الف موجود ہے۔ یہ مخطوطہ بوجوہ حاصل نہیں کیا جا سکا۔

Ethe,Hermann,Catalogue of Persian Manuscripts in the Library of India Office ,Vol.1,London,1903.

ظہورالدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ، ص ص ۳۹۔۴۰

وجہ تالیف رسالہ شوقیہ

شاہ ابوالمعالی چشتی صابری نے اس رسالے کی تالیف کا سبب یوں بیان کیا ہے کہ خواجگان چشت کے عرس کے موقع پر ایک روز طالبان حق کی مجلس آراستہ تھی اور حالتِ سماع میں اکثر حاضرین محفل کا ذوق وشوق اور گریہ وزاری اس حد تک پہنچا ہوا تھا کہ ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی اور ماحول رقّت آمیز اور پُر سوز تھا ایسے وقت میں غافلان راہِ طریقت میں سے ایک نے دردِ عشق میں سوزاں فقرا پر اعتراض کیا کہ حالت قرب و وصال میں گریہ وزاری کیسی؟ آہ وفریاد تو فراق وجدائی کے وقت ہوتی ہے یہاں اس کا کیا موقع ہے؟ اس خاکسار (ابوالمعالیؒ) نے طریق صوفیہ سے غافل اس نافہم کو سمجھانے اور وقت کے تقاضے کے پیش نظر یہ رسالہ تالیف کیا اور اس میں گریۂ خاص اور گریۂ عام کی وضاحت نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں کی ہے:

"ابوالمعالی که در بندِ نفسِ شریر
اسیر است، چنین گوید که این رساله ایست
در بیان گریۀ خاص وعام مسمّٰی به
شوقیه."

اس کے علاوہ گریہ وزاری کو اقسام کے لحاظ سے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مصنف نے اپنے دلائل کی وضاحت میں خواجہ حافظؒ، مولانا رومؒ، حضرت حسّانؓ بن ثابت اور دیگر عرفا کا کلام پیش کیا ہے۔ رسالے کا طرزِ بیان جوش وخروش اور واعظانہ رنگ لئے ہوئے ہے۔ اس کی عبارت رواں اور سلیس ہے لیکن کہیں کہیں مقفّٰی ومسجع کلمات کا استعمال نہایت

خوبصورتی سے کیا ہے:

"امّا بعد ذرهٔ حقیرِ بادیهٔ بینوایی، کمترین فقیرِ زاویهٔ تنهایی، سوختهٔ آتش فراق، دوختهٔ ناوکِ اشتیاق، مفلسِ بی مایه، گدای بی پایه، [۱ب] خاکروب خانقاهِ پیر دستگیر ..." (شوقیه: برگ ۱الف - ۱ب)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر ظہور الدین احمد نے 'پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ (عہد جہانگیر سے اورنگزیب تک)' شاہ ابوالمعالیؒ قادری کرمانی لاہوری مرید وخلیفہ سید داؤد کرمانی شیرگڑھی کے حالات بیان کرتے ہوئے رسالہ شوقیہ کو غلطی سے ان کی تصنیف بتایا ہے۔ (صص ۳۹-۴۰) ڈاکٹر محمد بشیر حسین نے بھی فہرست مخطوطات شیرانی جلد دوم میں یہ رسالہ شاہ ابوالمعالیؒ کرمانی (متوفی ۱۰۲۴ھ) کی تالیف قرار دیا ہے۔ (ص ۲۳۵) اسی طرح ڈاکٹر محمد اختر چیمہ نے بھی رسالہ شوقیہ کو شاہ ابوالمعالیؒ قادری کرمانی لاہوری کی تالیفات ہی کی ذیل میں لکھا ہے۔ (دانش، شمارہ ۶۲-۶۳، صص ۱۶۴-۱۶۵)

رسالہ شوقیہ کا انداز بیان نہایت مؤثر، دلنشین اور مدلّل ہے۔ مصنّف نے اپنے دلائل کو ثابت کرنے کے لئے مختلف اشعار اور قرآن وحدیث اور بزرگوں کے اقوال سے استناد کیا ہے:

ای برادر! رموز اسرار عشق که از جانبین میان عاشق و معشوق سر می کشند، و به ظهور می پیوندند و عاشق را گاهی در

خنده و گاهی در گریه می آرند،هیچ کسی را از لـذّت و شوق آن بوی هم در دماغ نرسد و احدی حلاوت و نشاط باد غم و عشق و محبوب حقیقی هرگز نیابدتا آنکه در عشق مطلوب ازلی به بی کسی و بی خودی و گمنامی و خونخواری حیران و سرگردان و رسوای جهان نگرددو خود را به ریاضتِ شاقه و به آتشِ مجاهده و فقر و فاقه سوخته و خسته و شکسته و از همه چیزها رسته نگرداند. چنانچه بزرگی می فرماید :

نظم

هرگز نشوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شده چون سگ بازار نگردی
اسلام حقیقی به دلت رونماید
تا پاك ز تسبیح و ز زنّار نگردی
هرگز نگشاید به دلت سرّاناالحق
منصور صفت تا به سر دار نگردی

عزیزی دیگر در همین معنی می گوید

غزل

ای دل بـه هـوس بر سرِ کاری نرسی
تـا غـم نخوری به غمگساری نرسی
تـا خـاکِ تـرا کوزه نسازند کلالان
هـر گـز به لبِ لعلِ نگاری نرسی
تا همچو حناسوده نگردی به تهِ سنگ
هـر گـز بـه کفِ پای نگاری نرسی
تـا شـانه صفت سر نه نهی در ته ارّه
هـر گـز بـه سـرِ زلفِ نـگاری نرسی
تـا نـان صفت در نه تپی بر سر تابه
هر گز به لب و کام نگاری نرسی

ان کی تحریر آھنگ وموسیقیت سے بھر پور ہے۔

هـر چـنـد فـراق بسیـار، عشق بیشمار و هر چـنـد عشـق بیشمار، عاشق بیقرار و هر چند عـاشـق بیـقـرار، معشوق در کنار و هر چند مـعشـوق در کنار، عاشق دل افـگار و هر چند عاشق دل افگار، عشق آبدار.

اس کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں مؤلف نے عرفانی مطالب کی وضاحت کے لئے ہندی دوہڑوں سے بھی استناد کیا ہے جس سے انکی نثر و نظم میں

چاشنی آ گئی ہے۔

ھون ساجن سنگ جر بوجھی اور کھیہ اڈائی باو
سمن اجھوں نہ چھووتی ، انچر کا اور جھاو

ترجمہ: میں ساجن کی محبت میں جل بجھی اور میری راکھ بھی ہوا اڑا لے گئی۔ سکون اب بھی حاصل نہ ہوا یہ سب گویا کسی منتر کا الجھاو ہے۔

نگر نگرا اور گانوؤں گانو
کیوں چھاڈ سبہ ٹھاٹھ [اور]ٹھانو
کا کو گھر کا کر مردی آیا
ٹھاکر سبھ چاکر جیون کھایا[کذا]

ترجمہ: اپنا وطن اور ٹھاٹھ باٹھ چھوڑ کر کیوں شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر رہے ہو۔

پھلے کونی دھن چلی کر دلھن کا بھیس
نینوں روے من ھسے چلی پیا کے دیس

ترجمہ: پہلی بار نیک بخت (عورت) چلی دلہن کا روپ اختیار کر کے۔
اس کی آنکھیں رو رہی ہیں اور دل ہنس رہا ہے وہ پیا کے دیس جا رہی ہے۔

جب ھو ن ھوتی[ھوتے] میت سروپ
تب ھم رھتی[رھتے]تمھرے روپ
اب ھم [تم] لیا گیا میں باس

تم بھئے ٹھاکرھم بھئی داس

ترجمہ:اگر میں محبوب کی طرح حسین ہوتی تو تمہارے ساتھ رہا کرتی۔

اب ہم نے 'گیا' میں قیام کرلیا ہے۔اب تم مالک ہواور ہم تمہارے نوکر۔

منجھن جین جگ جنم کے برہ نکینا چاو

سونے گھر کا پاھُنا جیوں آیا تیوں جاؤ

ترجمہ: مجھے جیتے کئی زمانے گذر گئے (تاہم) ہجر نے مجھے خوشی سے ہمکنار نہیں کیا۔

(جیسے) خالی گھر کا مہمان (مایوس) ہوکر واپس چلا جاتا ہے۔

رسالهٔ شوقیه

[الف]باسم یا فتاح(۱)

[مهر]: سیّد داؤد ولد حاجی شاه ۱۲٤۰ھ

رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم و تمّم بِالْخَیْر(۲)

حمدِ متوافر(۳) و ثنای متکاثر مر محبوب حقیقی و مطلوب ازلی را که محبّان سرتاپا (٤) نیاز و طالبان کشتگان ناز خود را به جهتِ دفع کدورت و ملالتِ خاطر شان امر به تضرّع و زاری که لازمهٔ (٥) عشق و محبّت است، کرده که آیهٔ کریمه(٦):"فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَّ لْیَبْکُوْا کَثِیْرًا " ۱ تا شب و روز دردمندانِ جانباز در عینِ وصال به گریه و ناله و به اضطراب و حیرت(۷) در جوش و خروش اند.

بیت

بی قراریِ عشقِ شور انگیز
شور و غوغا فگنده(۸) در عالم

زمزمهٔ "یُحِبُّهُمْ" ۲ بی قراری در عالم فکند و غلغلهٔ "یُحِبُّوْنَهٗ" ۳ شور در جهان انداخت.

بیت

یُحِبُّهُمْ و یُحِبُّوْنَه چه اسرار است
درون پرده مگر خویش را خریدار است

انسان بیچاره را گاهی به خطاب "اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ
" ٤ مخاطب ساخته و گاهی به تشریف شریف "وَ لَقَد كَرَّمْنَا بَنِی ادَمَ"
٥ مشرّف گردانیده و در حقیقت آنست که عارفی می فرماید :

بیت

عاشقِ حسنِ خود است آن بی نظیر
حسنِ خود را خود تماشا می کند

و درود بی شمار(۹) و تحیّت بسیار(۱۰) بر افضل موجودات و اکملِ مخلوقات ، مظهرِ ربوبیت و جامع محبّت(۱۱) و محبوبیت ،هادیِ سبل(۱۲)،خاتمِ رسل، احمدِ مجتبٰی ،محمّد مصطفٰی(۱۳)صلّی اللّٰهُ عَلَیهِ و علی آله و اصحابه و اتباعه و سلم(۱٤) که از راهِ لطف و مرحمت که در حقِ امّتِ خود دارد و(۱۵) سالکانِ طریق محبّت را به جهت طهارتِ باطن بدین نوع مامور ساخته ،حدیث(۱٦): "اِبْكُوا وَ اِنْ لَّمْ تَبْكُوا فَتَباكُوا" ٦ تا علی الدّوام عاشقانِ سر انداز بدین حال موصوف اند،

بیت

به رقص اندر آیند دولاب وار(۱۷)
چو دولاب(۱۸) بر خود بگریند زار

امّا بعد ذرهٔ حقیرِ بادیهٔ بینوایی، کمترین فقیرِ زاویهٔ تنهایی،سوختهٔ

آتـش فـراق ،د وختـهٔ نـاوکِ اشتیـاق ،مـفـلـسِ بـی مایه، گدای بی پایه ،[۱ب]خاکروب خانقاهِ پیر دستگیر ،شاهِ کشورِ حقیقت(۱۹)،ماهِ فلکِ مـعـرفـت، صـاحـبِ ولایت، آفتابِ سپهرِ هدایت،درِّ دریای عرفان،بارانِ کـرم و احسـان،سـراج الاولیـا،وارث الانبیـاء،قـطـب الواصلین،غوث الـمـقـرّبیـن بندگی حضرت شیخ داؤدِ صادق الحنفی القدوسی الحسنی قـدّس الـلّـه اسـرارهـمـا(۲۰) ابـوالـمـعـالـی کـه در بندِ نفسِ شـریـر اسیـراسـت،چـنیـن گـوید که این رساله ایست در بیان گریهٔ خاص وعام مسمّی شوقیه.

و مـوجـبِ تـالیفِ ایـن کـلـمـاتِ شوق چنان بود که روزی از روزهـای مـوسم عرس خواجگان چشت اهل بهشت قدس اللّٰه اسرارهم درمیـان بـود ه و مـجـلـسِ فـردوس آسا ترتیب یافته بود،اکثر یارانِ محرم اسـرار حـق و طـالـبـان کـردگـار مطـلـق حـاضر بودند ،ذوق و شوق و(۲۱) گـریـه و زاری و(۲۲) آه و ناله در حالتِ استماع سرود به حدی رسیـده بود که هیچ کس از هیچ یکی خبری(۲۳) نداشت چنانکه(۲٤) درو دیـوار و زمیـن و زمـان بـلـك(۲٥) سـاکـنـان آسمـان را هم رقّتی وشـورشـی در پیش بـود. در چـنیـن وقـت چندین منکزان راه طریقت و غافلان از سبیلِ حقیقت بر گروهِ فقرای سوخته های دردِ عشق با خودی خـود متعـرض و مزاحـم بودند. ناگاه شخصی بی آگاه از آنها به طریقِ انـکـار سـوالِ نـاسـاز گـار آغاز نـمـود کـه گریـهٔ این کسان دلالت بر نـایـافـت(۲٦) مـحـض مـی کند چرا که تقاضای گریه در هنگامِ بُعد و

جدایی است نه در حالت قربُ و وصال. و این اعتراض از محض بی دانشی طریق علیه عالیه(۲۷) صوفیه بود،بنا بر آن این خاکسارِ بی مقدار به موجبِ اشارتِ وقت در جواب آن هرزه گوی نا فهم به تفصیلی که مذکور خواهد شد،تقریر نمود که ای عزیز! گریهٔ هر کس به قدرِ فهم و حالتِ او ست. گریهٔ عام دیگر است و گریهٔ خاص دیگر.

بیت

هر کسی را بهر کاری ساختند
میل آن را در دلش انداختند(۲۸)

رجای واثق از هر صاحبِ شوقی که درین اوراقِ متفرقه نظر کنند، آن است که اگر جایی سهوی و خطایی واقع شده باشد حِسْبَةً لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِه اصلاح فرمایند.

بیان حالت گریهٔ اول(۲۹)

آنکه اگر مردی دردمند و صالح باشد البته از شنیدنِ سرود به رقّت و نرمی دلِ صنوبری که آن دل هر چند به شغل و سلوك تعلّق نداشته باشد،در گریه و زاری می آید،(۳۰) آه و ناله می نماید. اگرچه آن را نه ذوقِ شغل است و(۳۱) نه شوقِ عشق ،محض از رقّت و نرمیِ دل یا از هیبتِ عذابِ قبر و عقابِ دوزخ یا از افسوسِ تهی دست رفتن ازین عالم یا از دهشتِ حشر و نشر و یا از بی توفیقیِ اعمال نیك و یا

ورای ایـن چیزهایی که لایقِ سعادتمندیِ روزِ آخرت نباشد و (۳۲) یا به سببهای اندوهِ دنیوی (۳۳) به هر حال که باشد می گرید و می نالد هیچ خبـر (۳٤) از مـجـاز بـه حـقیقت و هیچ طلب(۳۵) از غیریت به عینیت نـدارد. فـی الـجـمـلـه حق سبحانه و تعالٰی سرود[۲الف] و آوازِ حزین را لـطـافتی بـخشیـده است کـه دل همه را چه انسان و غیر وی به رقّت و حـرکـت مـی آرد و حـالـتِ اصـلـی او را بـه یـاد مـی دهد وَاللّٰـهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

حالت گریۂ دوم (۳٦)

آنـکـه صـوفـی مبتـدی نـاسـوتـی محض از بسیاری وردِ فراقِ محبوب و از کثرتِ اندوه نا دیدنِ مطلوب که دران هیچ ذوقِ نمود(۳۷) و شوقِ شهود نیست، می طپد و می سوزد و می گرید و می نالد .امّا این شـور(۳۸) و اضـطـراب را نمی داند که از کجا است؟ و از چیست؟و به دسـتِ آن شـور و تپـش بـدان گونه مبتلا و مقیّد می شود چنانچه مردی مـرتعش وقتی که در اندامِ آن شخص معذوری باد (۳۹) که سخت ترین امـراض اسـت، پیدا شـود و(٤٠)هیـچ اختیار به دست خود ندارد و بی اختیار مرضِ رعشه وجودش را در لرزه و جنبش می آرد و(٤١) به نوعی کـه شـجـر در کف باد صرصری (٤٢) بی اختیار است،هر طرفی که باد بـگـردانـد،بـگـردد و بـه هر روشی که اندازد،بیچاره وار بیفتد.پس درین هـنـگـام نـاکـام از بـی اختیـاری بـی قـراری نماید چنانچه حضرت شیخ

فریدالدین گنج شکر قدس سرّه (۴۳)می فرماید که رقص طلب است و رقص طرب،جز این هر دو شور و شغب است.

بیت

اگر تو یار نداری چرا طلب نکنی

و گر به یار رسیدی چرا طرب نکنی

پس ای عزیز !احوال صوفیِ مبتدی بدین نوع است و حالات و اطوار(۴۴) درین ضمن نیز(۴۵)بسیار اند،خدا داند یا آن کسی داند که بروی آن احوال بیاید(۴۶).در اسرا رالٰهی مرا و ترا هیچ (۴۷) اطلاعی نیست یعنی خدای تعالی به جمیع شيِ عالم" وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیءٍ عَلِيُم" ۷.لیکن این صوفی هم بجز(۴۸) دردِ عشق هیچ خبر از انوار واسرارِ مراتب ربّانی و کیفیات سبحانی(۴۹) ندارد.همین از دردِ عشق می گرید و می نالد و بس.

حالتِ گریہ سوم (۵۰)

آنکه صوفی سالك اهلِ نظر را وقتی پیش آید که چشمِ باطن بر حسنِ جمال محبوب حقیقی می افتد و از بس زیبایی و رعنایی جمال مطلوب ازلی که می بیند،از خود بی اختیار شده شیفته و فریفته روی دوست می گردد و در جوش و خروش می آید و(۵۱) بیهوش و مدهوش می شود و(۵۲) از غایتِ حب و عشق و از نهایت شورو

اضطراب با لذّتِ حضوری در گریه و زاری می آید و(۵۳) آه و نالۀ بی شمار می نماید چنانچه خواجه حافظ رحمة اللّه می فرماید

غزل(۵۴)

بلبلی برگ(۵۵) گلی خوش رنگ در منقار داشت
و اندران برگ و (۵٦) نوا خوش نالهای(۵۷) زار داشت
گفتمش در عین وصل این ناله و فریاد چیست
گفت ما را جلوهٔ معشوق در این کار داشت

و موافق این حال محقّقی دیگر می فرماید،مثنوی(۵۸):

وزین(۵۹) اندیشه سرگردان چه گویم
چه گویم چون نمی دانم چه گویم
ازان ساعت که بر کف دارم این جام
تحیّر بینم از آغاز و انجام
[۲ب]ز تن آگه نیم از جان چه پرسی(٦۰)
درو گم گشته ام از من چه پرسی
زهی حیرت که چشم راه بین راست
نمی آید به گفتن آن و این(٦۱) راست

بیت

این شرح بی نهایت کز حسن یار گفتند
حرفی است از هزاران کاندر عبارت آمد

ای برادر! رموز اسرار عشق که از جانبین میان عاشق و معشوق سر می کشند، و به ظهور می پیوندند و عاشق را گاهی در خنده و گاهی در گریه می آرند، هیچ کسی را از لذّت و شوق آن بوی هم در دماغ نرسد و احدی حلاوت و نشاط باد (٦٢)غم و عشق و محبوب حقیقی هرگز نیابد(٦٣) تا آنکه در عشق مطلوب ازلی به بی کسی و بی خودی و گمنامی و خونخواری حیران و سرگردان و رسوای جهان نگردد(٦٤) و خود را به ریاضتِ شاقه(٦٥) و به آتشِ مجاهده و (٦٦) فقر و فاقه سوخته و خسته و شکسته و از همه چیزها رسته نگرداند. چنانچه بزرگی می فرماید :

نظم

هر گز نشوی شیر بیابان حقیقت
تا خوار شده چون سگ بازارنگردی

اسلام حقیقی به دلت رونماید
تا پاك ز تسبیح و ز زنّار نگردی

هر گز نگشاید به دلت سرّاناالحق

منصور صفت تا به سر دار نگردی

عزیزی دیگر در همین معنی(٦٧) می گوید.

غزل

ای دل بـه هـوس بر سرِ کاری نرسی

تـا غـم نخوری به غمگساری نرسی

تـا خـاكِ تـرا کوزه نسازند کلالان

هـر گـز به لبِ لعلِ نگاری نرسی

تا همچو حناسوده نگردی به تهِ سنگ

هـر گـز بـه کفِ پای نگاری نرسی

تـا شـانـه صفت سر نه نهی در ته ارّه

هـر گـز بـه سـرِ زلفِ نـگاری نرسی

تـا نـان صفت در نه تپی بر سر تابه

هـر گـز بـه لب و کام نگاری نرسی

اَنْشَدَ حَسّانُ ابنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالٰی عَنْهُ هٰذا الشّعرا:٨

قُـلُـوبُ الْـعَـارِفِیـنَ لَهَـا عُیُونَ

تـرٰی مَـا لَا یَـرٰهُ النّـاظِرُونَـا

وَ اَلْسِنَةٌ بِسِـرٍّ قَدْ تُنَاجـی

تَـغَیـبُ عَـنِ الْـكِرَامِ الْـكَاتِبِینَـا

وَ اَجْنِحَةٍ تَطِيْرُ بِغَيْرِ رِيْشٍ
اِلَى مَلَكُوتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَا
فَتَسْرَحُ فِي رِيَاضِ الْقُدْسِ طَوْرًا
وَ تَشْرَبُ مِنْ شَرَابِ الْعَارِفِيْنَا
فَاَوْرَثَهَا الشَّرَابُ لِسَانَ ذَوْقٍ
يَفُوقُ عَلَى عُلُومِ الْعَالِمِيْنَا
شَوَاهِدُهَا عَلَيْهَا نَاطِقَاتٌ
تُبَيِّنُ كِذْبَ دَعْوَى الْمُدَّعِيْنَا

آری درین باب عزیزی فرموده است: (٦٨)

بیت

میان عاشق و معشوق رمزیست
کِراماً کَاتِبِینَ را هم خبر(٦٩) نیست

ای عزیز اگر واقعه(٧٠) همچنین است پس هیچ کس را در(٧١) حرف وحکایت و بحث و مباحثه دخل و گنجایش نیست زیرا که عشق دیگر است و سخن عشق گفتن دیگر.

بیت

فرقی میان عابدو عاشق نهاده اند
این خوش به عشق کار بود وان(۷۲) به کار عشق

بیت

عشق می نازد به حسن و حسن می نازد به عشق
آری آری این دو معنی عاشق یك دیگر اند

دیگر می فرماید:(۷۳)

بیت

پاك بین از نظر پاك به مقصود رسی(۷٤)
اَحوَل[۳الف] از چشم دو بین در طمعِ خام افتاد

چرا که کسوت کونی خاك در چشم محجوبان می اندازد و مهجور و دور می دارد. پس عام را درینجا ازین اسرار چه خبر؟ که همه پوست دیدند و از مغز آگاه نگشتند(۷٥) در خاص گیر و بهره ازین نظر که همه دوست دید.

بیت

مــحـــرم دولــت نبـو د هـــر ســری
بـــارِ مسیــحــا نــکشــد هـر خـری

بیت

صورت پرست غافل معنی چه داند آخر
گویا جمال جانان پنهان چکار دارد

ای عـزیـز !ایـن گـریه خوش گریه است(٧٦) که درجهٔ اعلی و رتبهٔ والا دارد. ایـن گـریـه را فـراق وصـال گـویـند نه محض فراق نامند چنانچه بزرگی ازین حال (٧٧)می فرماید:

بیت

مـی نـالـم از جـدایـی تو دم بدم که (٧٨)چـو نی
ایـن طــرفــه تــر کــه از تـو نیم یك نفـس جدا

مـعـلـوم بـاشد که فراق وصال چیست و وصالِ فراق(٧٩) چه معنـی دارد(٨٠) یـعـنـی تـا آنکه بود و نابودِ (٨١)عاشق درمیان است عاشق از نهایت حرارت عشق و از بس غلبهٔ حب با محبوب چنین معیّت مـی خـواهـد کـه صـفـت محبوب(٨٢) بودِ وجود (٨٣) مجاز درمیان نـمـانـد و لـذّت وصـل مـحبـوب حـقیـقی بی تعین مجاز نگردد. (٨٤)

این(۸۵) نمود اضافی و اثر او به حکمِ آیه کریمه" یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ"۹ برخیزد.و(۸۶) بعده هرچه کند به او کند و هر چه بیند به او بیند و هر چه خواهد به او خواهد و هر چه شنود به او شنود و هر چه گوید به او گوید همه یکتای شود و هم(۸۷) دویی درمیان نماند و مضمون "نَحْنُ رُوحَانِ حَلَلْنَا بَدَناً" ۱۰اینجا شامل حالِ او آید و به مقتضای فحوای این حدیث قدسی "کُنْتُ سَمْعَه وَ بَصَرَه وَ یَدَه (۸۸)وَ لِسَانَهُ" ۱۱ روی نماید. پس ازآنکه ازین حال چون اندکی فرود (۸۹)آید به غلبۀ لذت آن (۹۰) سکر این غزل ادا نماید:

غزل

قصۀ شمع از دل پروانه پُرس
حالِ گل از بلبل دیوانه پُرس
زاهدان را از نماز و روزه گوی
عاشقان را از درِ (۹۱)میخانه پرس
عندلیب مست داند قدرِ گل
چغد را از گوشه و ویرانه پرس

و خواجه حافظ رحمة اللّٰه درین باب نیز می فرماید(۹۲):

غزل

بیا ای شیخ در خمخانهٔ ما
شرابی خور که در کوثر نباشد
بشو اوراق گر همدرس مایی
که علم عشق در دفتر نباشد
غنیمت دان و می خوردر گلستان
که گل تا هفتهٔ دیگر نباشد

بیت

قاسما! (۹۳) زاهدِ ما دردو گنه افتاد است
خود ننوشد (۹۴) و دگر طعنه زند مستان را

جانِ من! این نکته ایست پنهان تا باطن را به ذکر الله تصفیه ندهی و هستی خود را در راهِ او تاراج نسازی آفتاب این دولت هرگز بر تو پرتو نیندازد. و هر کس را ازین گریه نمی باشد و شایان این گریه و زاری هر کس نیست مگر عاشق صادق " اَللّٰهُمَّ اَعطِنی شَوقَكَ وَ حُبَّكَ وَ عِشقَكَ وَ مَعرِفَتَكَ فِی الدَّارَینِ بِحُرمَةِالنَّبِیّ الثَّقَلَینِ" ۱۲ لیکن این صوفی را نیز عقل معاد باقی می ماند و محو مطلق نشده است.

حالت گریۂ[۳ب] چہارم

آنکه صوفی سالك را حق سبحانه تعالی (۹۵)وقتی نصیب می کند که دران وقت از نزول حضوری انوار جمال و جلال(۹۶) محبوب حقیقی بود،وجود خدا را می بیند که از دست می رود و(۹۷) تمامی خواهد رفت و هرگز بابودِ وجود نخواهد ماند و می داند که آن حال ما را از خود ربوده و در خود (۹۸)محو و متلاشی خواهد کرد(۹۹) و از بودِ وجودِ من هیچ نخواهد گذاشت.پس از ترسِ نابود شدن و گم گردیدنِ خویش می گرید و می نالد:

"دوہرہ" ۱۳

پہلے کونی دھن چلی کر دلھن کا بھیس
نینوں روے من ھسے چلی پیا (۹۹ الف) کے دیس

و این بیت موافقِ حال بر زبان می راند(۱۰۰):

بیت

فغان[که] یار می آید بدان آیین که می دانی
ترا دیدار ارزانی که من از خویشتن رفتم

و خواجه حافظ علیه الرّحمة نیز از همین حال خبر می دهد (۱۰۱):

بیت

همی ترسم که حافظ محو گردد
چه شور است این که در سر دارم امشب

دیگری می گوید:

بیت

تو آفتاب وش و سایه وش رضای را (۱۰۲)
ز در(۱۰۳) در آمدی از خانه اش برون کردی

درین حال اضطراب می نماید و می گوید هیهات کاشکی به این حال بود وجود خویش می ماندم و جمالِ کمالِ محبوب حقیقی را مطالعه می کردم و حظِ حسن چنانکه هست ،می گرفتم چنانچه بزرگی می فرماید:

غزل (۱۰۴)

به شرط آنکه منت بنده وار در خدمت
ستاده باشم و تو شاه وار بنشینی
مرا شکیب نمی آمد ای مسلمانان
ز روی خوب "لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِی" ۱٤

هـر چـنـد خواهش و آرزوی سالك بر این است اما هر گز میسر نـمـی شـو د چنانکه فتیلهٔ موم و آتش هر چه(۱۰۵) فتیلهٔ موم می خواهد که بر حال خود بر پا باشد و مطالعه جمال شمع(۱۰۶) را با بودِ وجود خویش بکند و لذت و عیش چندانکه تواند تمامی (۱۰۷)بگیرد و هر گز حاصل نمی شود که خود باشد و جمالِ شمع را مطالعه کند هر قدر که به شمع می پیوندد،رخت خود از میان بر می بندد(۱۰۸):

بیت

هـر آن قـدر کـه تـو نزدیك می شوی با دوست
یـقین بـدان کـه تـرا از تو دور خـواهد کـرد

ازیـن حسـرت و حیـرت(۱۰۹) مـی سـوزد و مـی گـریـد لاکـن(۱۱۰) هیچ فـایـده نـدارد چرا که اگرچه آرزوی فتیلهٔ موم بر این است اما آنچه کار آتش است به او می کند و او را با بودِ او نمی گذارد و ازو مـی بـرد و (۱۱۱) در خـود مـحـو مـی سازد و عین آتـش مـی گـردانـد. در ایـن مـحـل اسـت عاشق را حالت "اِذَا جَآءَ نَهُرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهُرُ عِیُسٰیٓ" ۱۵ مفهوم می گردد و هستی مجاز او را به حکم آیت کریمه اِنَّ الـمَـلُـوُكَ اِذَا دَخَـلُـوُا قَـرُیَةً افُسَـدُوُهَـا وَ جَعَلُوُا اَعِزَّةَ اَهُلِهَا اَذِلَّةً ۱۶ به خاك مـذلّت و گمنامی(۱۱۲) می سپارد چنانکه(۱۱۳) از بودِ وجودِ او هیچ اثری نمی گذارد.

ای عـزیـز! ایـن رمـز مخفی (۱۱۴) را باید دانست که صوفی را

این آرزوی تا آن زمان می شود که لذّت این نعمت محویت(۱۱۵) را گاهی نچشیده است وقتی که لذّت این محویت را بیافت و دانست ،آن زمان هرگز خواهندهٔ بودِ وجودِ خود نباشد یقیناً و قطعاً زیرا که این لذّت از همه لذّات(۱۱٦) بالاتر است که صفت آتش گیرد و عین آتش گردد. پس یقین است[٤ الف] هر کس به قدر حوصله و استعدادِ خود مراتب اعلی را آرزو داشته است چه نبی و چه ولی و در حقیقت آن است:

بیت

نیست کس را از حقیقت آگهی
جمله می میرند با دست تهی
هیچ کس این راه را پایان نیافت
هیچ کس این درد را درمان نیافت (۱۱۷)

چه اگر همچون نبود(۱۱۸) پس پیغامبر علیه الصلوة والسلام به تأسف می فرمودندی(۱۱۹) مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتَكَ .۱۷

بیت (۱۲۰)

نه حسنش آخری دارد نه سعدی را سخن پایان
بمیرد تشنه مستسقی و(۱۲۱) دریا همچنان باقی

آری عاشق مستسقی است هر چند که می نوشد،می جوشد و

هـر چـه که می جوشد،می خروشد،سیرابی ندارد وبلك از نهایت محبت
دریـا را بـه قـطره هم نمی شمارد ودرعین وصال فراق می پندارد چنانچه
گفته اند:

بیت

گر عشق بود راغب و مرغوب بود حسن
هـر گـز نشود وصل به صد بار مکرّر

دیگری می گوید:

بیت

آرزوی داشتم از تشنگی که آبی بود
تشنه تر گشتم چو گردیدم به دریا آشنا

اللّٰـه تـعـالـی به کرم و فضل خود هر عاشقِ صادق را این حالت
نصیب کناد بحرمت النّبی و آلِه الامجاد.

حالتِ گریۀ پنجم (۱۲۲)

آنـکـه صـوفـی سالك اهل معنی را وقتی حالتی پیدا می شود و
گـریـه روی می دهد که لذّتِ گریۀ آن وقت را نه بیان است نه نشان،دل
داند یا جان.در آن گریه نه شور است نه اضطراب.حُب در حُب است
ابتـلا در ابتـلا و لـذّت در لـذّت. و دران حـضوری نـه جوش است و نـه

خروش بلك(۱۲۳) از خودی خود استغراق در استغراق و محویت در محویت و نیز در آن وقت در علم سلوك (۱۲٤)آرزوی تمام می شود که در محویت احدیت از بودِ خود گذشته و محو و متلاشی شده و از جمیع نسبت های خود رفته یگانگی و یکتایی پیدا کند چنانکه از هستیِ او هیچ اثری باقی نماند و محو مطلق شود و(۱۲۵)" اَلْآنَ كَمَا كَانَ " ۱۸ گردد. و هر چند عاشق جانباز و جهان تاز و سر انداز چنین محویت می خواهد که خود مضمحل شود (۱۲٦)و عدمِ صرف و" لا شئ" محض گشته عین معشوق گردد و تمام آرزویش میسّر نمی آید. درینجا ناله و زاری نیزبسیار می نماید اگر احیاناً چنین شود" اَلآنَ كَمَا كَانَ" گردد و محو مطلق شود و نیستی کمال روی نماید و آن حال پیش آید که شاعری می گوید(۱۲۷):

بیت

چشمم به تو افتاد وجودم همه حك شد
هر چیز که در کان نمك رفت نمك شد

دیگری (۱۲۸)می نالد:

فرد (۱۲۹)

چو قطره غرق دریا شد چه باشد
وجود قطره جز دریا نباشد

دیگر(۱۳۰) نعره می زند:

بیت

قطره در بحر هیچ پیدا نیست
بلك بحر است قطره اصلاً نیست

چنانچه[٤ ب] اللّٰه تعالیٰ می فرماید(۱۳۱):

یَا مُحَمَّدُ عِندَنَا شَرَابٌ لِاَوْلِیائِی اِذَا شَرِبُوا سَکَرُوا وَ اِ
سَکَرُوا طَرَبُوا وَ اِذَا طَرَبُوا طَابُوا وَ اِذَا طَابُوا وَجَدُوا وَ اِذَا وَجَدُوا وَصَلَوا
اِذَا وَصَلُوا اِتَّصَلُوا وَ اِذَا اتَّصَلُوا لَا فَرْقَ بَیْنِی وَ بَینَهُمْ" ۱۹

و اقوال مشایخ قدس(۱۳۲) اسرارهم نیز برین معنی وا
است(۱۳۳) چنانکه سیّد الطایفه حضرت جنید بغدادی رضی اللّٰه ع
می فرماید که "اَلْحَادِثُ اِذَا قُورِنَ بِالْقَدِیمِ لَمْ یَبْقَ لَهُ اَثَرٌ" ۲۰

پس درینجا(۱۳٤) در فراق وصال است و در وصال فراق بل
نه فراق است نه وصال. جلال در جمال و جمال در جلال همه ح
است وصال.

بیت

معشوق و عشق و عاشق هر سه یکی است اینجا
چون وصل در نگنجد هجران چکار دارد

عزیز من! هر چند چنین شده اما به این همه باز صفت حبِ محبوب ازلی که از آیت کریمه "یُحِبُّهُم و یُحِبُّونَه" مستفاد است به تقاضای "کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَانَ" ۲۱ که همیشه در پیِ شان و ظهور است عاشق را هرگز بر یك بر قرار نمی گذارد و گاه از ظهور به بطون و گاه از بطون به ظهور می سپارد و بالکل چنانکه مطلب و آرزوی او است و(۱۳۵)عین شدن و "کما کان" بودن دست نمی دهد چنانچه محققی می گوید که هر وحدانیت که بعد اتحاد و یگانگی حاصل آید(۱۳۶) فردانیتش نگذارد که احدیتِ مطلق گردد و (۱۳۷)ناچار عاشق را به ظهور در آرد و به هستی سپارد. پس درینجا نیز ازین حسرت و حیرت با معیت کمال و حضوری تمام بی اختیار در گریه می آید و آه و ناله می نماید و به زبان حال در مقال آید و بدین بیت مترنّم می گردد(۱۳۸):

آه از استغنای دلبر آه آه
کز تعظم بسته بر کونین راه

و خواجه حافظ قدّس سره (۱۳۹) نیز از همین عالم خبر می دهد:

بیت

مرا در منزلِ جانان چه امن و عیش چون هر دم
جرس فریاد می دارد که بر بندید محملها

میل من سوی وصال و قصد او سوی فراق (١٤٠) و حظ

مولوی روم(١٤١) می فرماید:

نظم

عشق قهار است و من مقهورِ عشق
چون قمر روشن شدم از نورِ عشق
برگِ کاهم پیشِ تو ای تند باد
من نمی دانم کجا خواهم فتاد
او همی گرداندم بر گردسر
نه به زیر آرام دارم نه زبر
عاشقان در تند سیل(١٤٢) افتاده اند
بر فضای عشق دل بنهاده اند

و ازینجا ست که چون پیغامبر علیه الصّلوة والسّلام به
قرب" قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی " ٢٢ رسیدند از هوای هویت احدیت(۳
فرمان آمد که " قِفْ يَا مُحَمَّد فَاِنُ رَبَّكَ يُصَلِّیْ "یعنی باش ای مح
درستی که پروردگار تو در نماز است یعنی در مرتبهٔ تنزیه (١٤٤)

که دران مرتبه هیچ نسبت را گنجایش (۱٤٥) نیست همه[٥ الف]
نسبت و اضافات را محو و متلاشی می گرداند، بدین سبب فریاد بر
آوردند که "یَا لَیتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ اَلَم یَخلُق مُحَمَّداً" ۲۳ ای برادر فهم
کرده ای که آن اسرار کاینات را حکم "قف" چرا صادر گشت یعنی
خواهش ازلی به حکم "یُحِبُّهُم" چنان تقاضانمود که بود و تعینِ محمّد
علیهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَام را به جهت بر پا داشتن ناز محبوبی و تنوّعِ اسرارِ
تجلّیاتِ مطلوبی که بدان منوط و مربوط است مسلم داشتن در کار
است که (۱٤٦) بی محل نیاز ناز برپا نمی شود و اسباب عاشقی و
معشوقی (۱٤۷) و ناظری و منظوری و طالبی و مطلوبی تا ابد الآباد
موقوف می ماند (۱٤۸) بنا بر آن حکم "قِفْ" صدور یافت یا آنکه از
برای این معنی باشد که تعین ظاهر (۱٤۹) آنحضرت صلی اللّٰه علیه
وسلّم جمالِ حق بود چنانکه گفت:

بیت

چو آدم را فرستادیم بیرون
جمالِ خویش در صحرا نهادیم

پس آن جمال خواست که از خود برخاسته عین جلال گردد و
حکم شد "قِفْ یَا مُحَمَّدَ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّی" باش ای محمّدﷺ! که پروردگار
متوجهٔ جمالِ خود است که "اِنَّ اللّٰهَ جَمِیلُ یُحِبُّ الْجَمَالَ" ۲٤ نمی
خواهد که محو گردد یا اینکه چون مطلب آن (۱٥۰) خلاصهٔ

موجودات آن بود که با بود و تعین محمّدیت اسرار عالمِ لا مثال جه
هویتِ اُحدیت را مطالعه کند و مشاهده نمایدممکن نبود ازین جه
حکمِ "قِفُ" به ظهور پیوست. ازینجا ست که فریاد بر آوردند
گفتند:" یَا لَیتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ اَلَم یَخلُق مُحَمَّداً " (۱۵۱) ای براد
پیغامبر علیه السلام درین محل نیز بر بودنِ خود تأسف خوردند و آ
ناله و گریه و زاری در پیش آوردند و گفته اند ای کاش بودِ محمّدی
درمیان نمی شد تا محمّدؐ را حجاب محمّدی(۱۵۲) نمی آمد چنان
حقیقت احدیت بود بر همان حال می ماند و " اَلآنَ کَمَا کَانَ " م
گشت.

جانِ من! هر چند خواهش و آرزوی محمّد علیه السّلام آن بو
امّا این خود شدنی نیست که بنده خدا گردد و اگرچه بنده به صفات ا
و به اخلاق او سبحانه به طریق عاریت موصوف و متخلق می شو
لاکن(۱۵۳) باز بنده بنده است و خدا خدا ست زیرا که صفت " عب
و رسوله" دامنش نمی گذارد چنانچه "دوهره" (۱۵٤)بر این مع
اشارت می کند:

" دوہرہ "

هون ساجن سنگ جر بوجهی اور کهیه ادائی باو
سمن اجهون نه چهووتی ، انجر کا اورجهاؤ ۲۵

و ناچار (١٥٦) بر محل عبودیت آید و بندگی نماید و بگوید:

"دوہرہ"

جب ہوں ہوتی[ہوتے] میت سروپ
تب ہم رہتی[رہتے]تمہرے روپ(۱۵۵)

اب ہم[تم] لیا گیا میں [۵ب] باس
تم بھئے تہاکرہم بھئی داس۲٦

بیت

ای کاش نبودمی (۱۵۷) عراقی
کز تست همه فساد باقی

با این یك دم و یك قدم نبود جدا. (١٥٨)

ای برادر! این رمز نهانی است که دراحاطهٔ فهمِ هیچ کس نیاید "فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَ عَرَفَ مَنْ عَرَفَ" ٢٧ چون ازان حالت بر حال افاقت (١٥٩)آمده اند، فرمودند: "مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوذِیْتُ" ٢٨ و نیز مسموع است که آن حضرت علیه الصّلوة هر روز می فرمودی که در روزی که احمد را نو دردی و نو عشقی حاصل نشود، در بر آمدنِ آفتاب آن روز را برکت مباد و گفته اند که هر چند فراق بسیار، عشق بیشمار و هر چند عشق بیشمار، عاشق بیقرار و هر چند عاشق بیقرار، معشوق در

کنـار و هـر چند معشوق در کنار، عاشق دل افگار و هر چند عاشق دل افـگار، عشق آبدار زیرا که قرارِ این در بیقراری نهاده اند. اگر مرد(۱٦۰) عاشقی و طالب عشقی(۱٦۱) فهم کن و گرنه.

بیت

سری ما نداری سری خویش (۱٦۲) گیر
رهِ ما نداری رهی پیش گیر

و سبب نا فهمیدن این است:

بیت

ورا تـا ابـد در خودت راه نیست
دریـن نـکته جز بیخود آگاه نیست

ای عـزیـز! حـالـت ایـن گـریـه ها را اگرچه این نیازمند خاکپای درویشـان بـلك تـرابِ نـعلِ ایشان از نقصان استعداد و کم فهمی خود به مـقتـضـای وقـت بـه ضـرورت بیـان نموده است لیکن شرح این گریه و زاریهـای تـمـام مـحمل است که یك حرف هم ازان در حیّز تفصیل نمی توان آورد (۱٦۳) چرا که :

بیت

حرف عشق از سرِ زبان دور است
شرحِ این آیت از بیان دور است

محبِّ من !عاشقان را در زیر زبان سخن است که لب محرمِ آن نیست. و درمیان محب و محبوب گفتگوییست که جز به گوشۀ چشم نتوان دانست و فیما بین طالب و مطلوب جستجوییست که جز به ابرو نتوان نمود و(١٦٤) عاشق دردمند را روییست که گردِ او هیچ آفریده نگردد:

مثنوی(۱۶۵)

تو چه دانی که عشق بازی چیست
در رهِ عشق سرفرازی چیست
عشق هر جا که سر بر افرازد
پیر صد ساله را جوان سازد

عشق از فروغِ جمالِ خود چشم عاشق را نوری می دهد که تا بدان نور جمالِ عشق می بیند چه او را جز بدو نتوان دیدچنانچه (١٦٦) "عَرَفْتُ رَبِّی بِرَبِّی کَمَا قَالَ اللّٰهُ تعالٰی لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ" (١٦٧)٢٩ مشعر بر این معنی است.بزرگی می فرماید:

فرد (۱۶۸)

شرح نتوان داد حرف عشق را

کز بیان بیرون بود این ماجرا

دیگری می گوید:

بیت

چو اینجا بیخودی می آورد هوش

عبارت را اشارت گفت خموش

اشارت هم نهایت اقتضا کرد

کسی کودم زند(۱۶۹) اینجا خطا کرد

بیت

ز پرده مرا کرد اشارت سروش

بلندی گرفت این حکایت خموش(۱۷۰)

پس چه در بیان آید و کسی چه شرح نماید. فَالْبَيَانُ مُنْحَصِرٌ فِي الْبَيَانِ. (۱۷۱) ۳۰ این بیان را خاموشی بهتر بود ازانکه خاموشی نشان این بیان است وَالسَّلام وَالإِكْرَامُ عَلى مَنِ تَبَعَ الْهُدٰى. ۳۱

حالت گریۂ ششم

وجۂ دیگر آنکه در گریه بعضی [٦ الف]اوقات چنان(١٧٣) می شود که اعضای وجود کونی(١٧٤) سالك را از لذت و حظّی (١٧٥) هیچ خبر نمی باشد چرا که از عالم مجاز [بر]حقیقت انتقال نموده درعالم باطن سیرمی کند وازانجا حظ می گیرد. چنانکه "دوهرۂ پدماوت" ٣٢ بر این حال مشعر است:

"دوہرہ"

نگر نگر اور گانوؤں گانو

کیون چهاد سبه تهاتهه [اور]تهانو

کاکو گهر کا کر مردی آیا [کذا] تهاکر

سبهه چاکر جیون کهایا[کذا](١٧٦)٣٣

مگر دل(١٧٧) سالك را اطلاعی (١٧٨) باشد که آن دل حقیقی است نه این دل که از گِل است و آن دل را ازین دل ننگ(١٧٩) است.از گِل تا دل هزار فرسنگ است چنانچه دیگری می فرماید(١٨٠):

بیت

دل یکی(۱۸۱) منظریست ربّانی
خانهٔ دیو را چه دل خوانی

پس لذّت و حظ آن وقت که در عالمِ اسرار روی می نماید به این زبان و به این دل چه بیان و چه نشان تواند داد با آنکه دل حقیقی سالك ازان معنی اطلاعی(۱۸۲) دارد و اثرِ آن لذت تمام وجود را در گرفته است اما زبانی (۱۸۳) گوشتین را یارای آن نیست که شمّه [ای] ازان لذّت و تماشای از مکمنِ بطون بر منصّهٔ ظهور تواند آورد یا بیان و نشان(۱۸٤)تواند نمود .سبب عدم بیان و نشان آن(۱۸۵) لذّت این است که هیچ چیز را درین عالم موافق و مقابل(۱۸٦) آن نمی یابد بنا بر آن از گفتن و نوشتن و نشان دادن قاصر و عاجز است چنانچه حضرت صدیق رضی اللّٰه تعالی عنه می فرماید:"اَلعَجزُ عَنُ دَرُكِ الإِدُرَاكِ اِدُراكُ"(۱۸۷)۳٤ پس ای عزیز!چیزی که در ادراك و فهم در نیاید کسی نشان و بیان از وی چطور نماید اگرچه ازین(۱۸۸) فقیر حقیر موافقِ دانش ظاهری خود طبع آزمایی تحریر و تقریر نموده(۱۸۹) شده است امّا حالی(۱۹۰) که از گریه بر صوفی سالك وارد می شود ازبیان(۱۹۱) و نشان مبرّا و منزّه است باللّٰهِ واللّٰهِ هرگز در بیان نیاید و هیچ کس از وی نشان ننماید اگرچه دوستان محرم اسرار به جهتِ ترغیبِ طالبان صادق در پی اظهار آن لذّات (۱۹۲)و شو ق آن حالات هستند لکن هر

چنند جدو جهد می کنند چنانکه هست هر گز در بیان نمی آرند. معلوم است که لـذّت عشق را چـه قسم در بیان آرند و چگونه عیان کنند بنا بران گنگ و کر می مانند(۱۹۳) که آن را نه عبارت است و نه اشارت .چنانکه گفته اند:

حـرف عشـق از سرِ زبان دور است
شـــرحِ ایـن آیـت از بیـان دور اسـت

عـزیز من!اطلاق نمودن گریۀ محض در فراق نادر است و نازیبا است بلك ممکن است که در فراق هم می شود و در وصال نیز. چنانکه نـقـل است که چون مهتر آدم علیه السّلام را از روضه دارالسّلام به سببِ خـوردنِ دانـۀ گـنـدم در دار دنیـا انـداختـند و از وصالِ جمالِ حوّا علیها السّـــلام (۱۹٤)مهـــجـــور نـمـوده در دشـت فـراق و تـنهـایـی مبتـلای گـردانیـدنـد(۱۹٥) آن گـریهسـاختـند غم و الم (۱۹٦) بی نهایت پیدا گشت[٦ ب] چنانکه سالها گریستند بعد از مدّت چند سال چون عجز و زاری بـه درگـاهِ جبّاری(۱۹۷) قبـول افتـاد، پیوند وصال درمیان آمد گـوینـد که در حالِ وصال نیز حضرت آدم را صلوٰة اللّٰه علیه گریۀ بسیار روی نـمـود(۱۹۸) به حدّی که مدت مدید گریستند پس ازان گریه که در حـالـتِ فراق کرده بودند آب شوردر(۱۹۹)جهان گردید و گریه ای که در وقت وصال نمودند(۲۰۰) گلهای و باغستان عالم گشت.

پـس ای بـرادر! چـون کسی را درین انکار بود که گریه و زاری (۲۰۱)در فـراق مـی شـود پس کسی که مـی گـویـد که گریه و زاری

دلالت بر فراق و جدایی می کند و در حالتِ وصال نمی شود محض بر بیخبری و کم عقلی خود اقرار کرده باشد. چون در بحر عشق غوطه نخورده است و دُر های فراق و وصال هیچ به دست نیاورده بنا بران هر چه گوید سزاوار او(۲۰۲)ست و معذور است :

"دوہرہ"

منجھن جین جُگ جنم کے برہ نکینا چاو(۲۰۳)

سونے گھر کا پاھُنا جیوں آیا تیوں جاؤ ۳۵

حالت گریہ ھفتم (۲۰۴)

و جه دیگر(۲۰۵)آنکه در حالت استماع سرود بعضی(۲۰۶) اوقات چنان معلوم می شود که صوفی سالك صاحب ذوق و صاحب حال و وجد را تمامی شعور برقرار می باشد چنانچه او(۲۰۷) از(۲۰۸ هیچ ذرّہ از ذرّات عالم بیخبر نمی شود که(۲۰۹) همگی شناخت عَمروُ و زید (۲۱۰) برپا می ماند لیکن این عجب که درین حال از خود و از هستيِ خود یك ذرّه هم خبر ندارد."هذا مِنُ عَجَائِبَاتِ الرَّبِ"

عزیزِ من!وجوه حالات (۲۱۱)دیگر به قدر حوصله و استعداد(۲۱۲) هر یك و(۲۱۳) به مقتضای وقت و حال متنوعه و بیشمار است چنانکه گفته اند:

مصرعه

هر بشری را حرکات دگر(۲۱٤)

واظهار آنها مبرّا و پاك از تحریر و گفتار است چنانچه فرموده است:

مصرعه

این سخن پایان ندارد والسّلام

لیکن آنچه به تقاضای وقت به ضرورت در بیان آمده (۲۱۵)این بود که مذکور شده(۲۱٦) "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ تَمَّتْ بِالْخَیر

[ترقیمهٔ مخطوطهٔ ذخیرهٔ حافظ محمود شیرانی]:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ مُشَاهَدَتِكَ وَ لِقَائِكَ وَرِضَائِكَ وَ ثَبِّتْنِیْ عَلٰی طُرُقِ دِیْنِ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم و عَلٰی آلِهِ وَ اَصْحَابِه وَ اَتْبَاعِهِ وِ بارِكْ وَسَلِّمْ.۳٦

تمّت الرساله الشریفه المسماه به شوقیه در بیانِ حالت گریه تصنیف حضرت شاه ابو المعالی قدس اللّٰه اسرارهم . به پاسِ خاطرِ مقبول جناب الودود سیّد داود ولد سیّد حاجی شاه به یدِ خطِ احقر العباد المتعال محمّد جمال بن سیّد حسن علی الجالندهری به موجبِ گفتهٔ سیّد مذکور به یونی[کذا] تمام مرقوم رفته به تاریخ د وازدهم شهر صفر عنقریب عرس حضرت سیّد علیم اللّٰه جیو به مطابق ۱۲۱۹ هجریه مقدسه.

باسم پادشاه

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

حمد افزون و ثنای بیشمار نثار محبوب حقیقی و مطلوب ازلی را که جهانیان سرتاپا نیاز و طالبان گشتگان
نار هجر و یا یکجهت کدورت و ملالت خاطر شان امریست متفرع بر زاری که لازم عشق و محبت است که در
زآیه کریمه فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا اما شب بروز بردن دردمندان جان باز در عین وصال
با هزار ناله و با اضطراب و حیرت و در جوش و خروش اند بیت بیقراری عشق شور انگیز آمد شور و
غوغا فکنده در عالم زمزمه گیسوی بیقراری در عالم افکنده و غلغله گیسو نه شور در جهان انداخت
بیت [illegible] و گیسو نه چه اسم از بیت در دل بوده بکام خویش را آخر بوادی است الف ا [illegible] بیچاره
را گاهی بخطاب لولاک کالانعام بل هم اضل سبیلا مخاطب ساخته و گاهی بتشریف الله
شریف ولقد کرمنا بنی آدم مشرف فرموده فلله حقیقت آنست که عارف [illegible]
بیت عاشق حسن خود است آن بی نظیر حسن خود را خود تماشا میکند در [illegible] بسیار
و تحیت بیشمار را افضل موجودات و اکمل مخلوقات مظهر ربوبیت جامع محبت و محبوبیت [illegible]
سبیل خاتم الانبیاء احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و اتباعه که از راه لطف و مرحمت
که در حق امت خود بارها الاهل طریق محبت بجهت طهارت باطن [illegible] این نوع مأمور ساخته
حدیث ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا تا علی الدوام عاشقان سرافراز بدین کمال مصروف اند
بیت [illegible] قیس اند [illegible] چو آب [illegible] بادیه [illegible]
کمترین فقیر زاویه تنهای سوخته آتش فراق دوخته ناوک مشتاقان مفلس [illegible] گدای [illegible]

خادم خانقاه پیر دستگیر شاه کشور حقیقت ماه فلک معرفت صاحب ولایت آفتاب
سپهر هدایت در دریای عرفان باران کرم در احسان سراج الاولیا وارث الانبیاء قطب
الواصلین غوث المقربین بندگی حضرت شیخ داود صادق الحنفی القادری الجیلی قدس الله اسرارهما
ابو المعالی که در بند نفس شریر کثیف است چنین گوید که این رساله ایست در بیان گریه خاص و عام سببی
لوقیه و موجب تالیف این کلمات آن چنان بود که در روزهای عرس حضرت خواجگان
چشت اهل بهشت قدس الله اسرارهم در میان بوده و مجلس فردوس اساس ترتیب یافته بود اکثر یاران
همه را از ذوق وجد طالبان گرد کار مطلق حاضر بودند ذوق و شوق از پرده وزاری آه و ناله در حالت
استماع سرود بجهت رسیده بود که مجلس بزمی شیخ بکسر خبر عداوت جاهله در دو لوا در زمین و زمان بلکه
سالکان آسمان بالاتر رفته و لوث در نفس بعید چنین وقت چند منکران راه طریقت و
حقایق از سبیل حقیقت برآمده فتوای سر رفته ای در عشق با جدی خود مترصد و مردم اسم بودند
ناگاه شخصی سالکاه لذتها بطریق انکار سوال های رکار آغاز نمود که گریه این کسان و دوری
بر نایافت محض میکنند چرا که تقاضای گریه در هنگام بعد و جدایی است نه در حالت قرب و اوصال
و این اعتراض او از محض نادانی طریق علیه صوفیه بود بنابر آن اینجا کمینه ارسوب اثبات
وقت در جواب آن بزرگ گوی نافهم متفصلی که مذکور خواهد شد تقریر نمود که اعزه گریه هر کسی بقدر
فهم و حالات اوست گریه [illegible] خاص و گریه بعیت هر کسی را بهر گاهی ساخته سیاه
در خاطرش آنچه گفته شد رجا واثق از هر صاحب ذوقی که در این اوراق متفرقه نظر کند آنست که
اگر جایی سهوی و خطای واقع شده باشد حسبة لله در اصلاح فرمایند گریه اول آنکه اگر مرد
را چند شد و حالی باشد البته از شنیدن سرود رقت و نرمی دل صنوبری لکن هیچ چند شغل و
سلوک تعلق نداشته باشد و گریه خدا از آنکه آه و ناله مینماید از چه از آنکه ذوق شغل
شوق عشق محض از رقت و نرمی دل یا از هیبت عذاب قبر و عقاب دوزخ یا از افسوس تهدید
ربط لذت عالم یا از روی حشر و نشر و یا از بی توفیقی اعمال نیک یا در آتش این مجهر یه
کرایی بود و مندی روز آخرت نباشد یا بسبب همی دنیوی بر حالت شده میگرید و میناله
گریه خبر از مجاز بحقیقت و هیچ طلب از غربت بینیت ندارد و کلمه حق سبحانه تعالی [illegible]

و اورا درین رسالۀ لطافتی بخشیده است که دل را همه انسان و غیر وی را رقت و حرکت می آید و حالت
اصلی او را باد میدهد والله اعلم بالصواب گروه دوم آنکه صوفی شنیده باشد و تحقیق از اسباب
نبود وراق محبوب و از کثرت اندوه نمودن مطلوب که ورای هیچ ذوق و شوق نبود بیت
مستطیبه میشود و میگرید و می نالد اما این نمود و اضطراب را بمینا نه که از کجاست و از جهت
و بسبب آن شور و تپش مانند کرمه مستبلد و سعیه میشود چنانچه مرده مرتعش وقتی که ندانم
آن شخص میشنید که سخت تر ابرام است بیدالکف و هیچ اختیار در دست خود ملالی
اختیار مرمن ... و هم روش را ندارد و چنین سالک دنوعی که ... امر مرحلۀ اختیارات
هر طریقه که باید نمواند میرود در هر روشی که راه ندارد بیچاره وار بجنبید کس در هر بکام نام آنجا
بیتوده نماید چنانچه حضرت شیخ ابوالحسن کیلانی ... میفرماید که ... اللبت ... نظر
چرا نبرید شور و شعبت بیت اگر تو یار ندری چه الطلب تکنی و گر بیاید سببی چرا طرب نکنی
بس ... احوال صوفی مبتدی درین نوع است و حالات اطوار درین ... است هذا الا ... دائم
گر بودی آن احوال بیانه ... مراورا الطلاع نیست وهو بکل شیء علیم
لیکن این صوفی هم بجز درد عشق هیچ خبر از انوار اسرار آنجا ... ازو در عشق میگرید
نالد و بس گروه سیوم آنکه صوفی سالک اهل ... باوقتی ... [illegible] ... بالحق بر جسن
جمال محبوب حقیقی ... و از لبی ... و در عنای جمال مطلوب ... بینید از حوصله اختیار شنده
شیفته میشود ... روی ... میکرد و در ... ... هیچ کس ... ازدحام
حب و عشق و از نهایت شوق و اضطراب بالفرض حضوری ... وزاری می آید آه و ناله بیشمار مینماید
چنانچه خواجه حافظ رحمة الله میفرماید نظم بلبلی برگ گلی خوش رنگ در منقار داشت و اندران
برگ و نوا صد ناله‌ها می زار زار داشت گفتمش در عین وصل این ناله و فریاد چیست گفت ما را جلوۀ
معشوق درین کار داشت و موافق احوال محققی ذکر میفرماید مثنوی زین اندیشه برگذار
چه گویم چه گویم چه مشتاقم به گیتم از آن مشتاق برایت ملازم این جام ... تحیر ... از آغاز و انجام

رخجان اگر بیم از شرح چه پرسی منور و گم گشته ام از شرح چه پرسی مزهر حیرت که چشم راه بین
ره یافت تبیین ایه بکنه آن و این رد بیت این شرح هله نهایت که حسن یار گفتند
حقی بنت لذیذ ادراک کامند عبارت آمد تری برابر در عنوان سر عشق که از جانبین میان عاشق و
معشوق سربیک شد و ببلند مد تمیز شد و عاشق را کا بد تحد شد و کلا ب در آن بی آنکه هیچ
کس را از لذت و ذوق آن آگهی از دماغ رشته واصلی ملاحت رفت طا بادم عشق محبوب
حقیقی هرگز نیابد تا آنکه در عشق مطلوب ازل به یکی رنجور شود و گشنایی ذوق کرده حیران
درآورد گردد و خود بلا بر رضات شایقه با آتش مجاهده و دفتر دعا و تحفه دعت و شکسته
و همه هر چیزی را رسته گردانند غنا که بر رنگ میوه نماید بتبسم هر اکنون شیر بابان حقیقت
تا خود برشته جان سلک با نماز کرداخ اسلام حقیقی ملت رو نماید تا آنکه ز تسبیح و زنار
گردی شهر انکه ساعه مرات سرا انالحق منشور سبعت ابرولد گردی و کاری یکجه تحول
امیل بوسی بر کاره رسیده تا عشق کوی انجمن رای رسید تا خاک تا کرده [illegible] کرده اند
هر از لب نگاران نرسید تا همه جنا کرده گردی به ته سنگ شهر انگشت پای نگاری نشسته

الشیخ حسان ابن ثابت رضی الله تعالی عنه هذا الشعر قلوب العارفین لها عیون تری ما لا
یری الناظرونا والسنة بسر قد تناجی تغیب عن الکرام الکاتبینا واجنحة تطیر بغیر ریش
الی ملکوت رب العالمینا فتسرح فی ریاض القدس طورا فتشرب من شراب العارفینا فاورثنا
الشراب لسان صدق نطوف علی علوم العالمینا نوازها عا علیها ما طلقاه [illegible] تبین کدب
و هی لله عیانا آری [illegible] میان عاشق و معشوق رمز بیت ما ارام کاتبین را خبر نیست آیعز
از واقعه همچنین بیت بس بیچکس را از حرف و حکایت رحمت دست ساخته دخلت [illegible] نیست
رازی نیست [illegible] [illegible] گفته در بیت فرقی میان عابد و عاشق نهاده اند [illegible]
حرکس بعشق کار بود و این نگار عشق بیت عاشق ره از و جنس پرسش هیبا زنده [illegible] آمده
لری این دو مسئله عاشق نکند گرانه بیت یک من از او کیک بمقصود رسیده اجل

از چشم دو بین در طلسم خام افتاد چه اگر کور کو نه خاک در چشم محجوبان سرمه امداد و ایشان محجوب قصور
نرسیده اند و بس مقام ما در اینجا از این اسرار چه خبر که همه پوست دیدند و از مغز آگاه نگشتند بیت
محروم دولت نجم سحری تو باشی تا به مستی نکشد هر گوی بیت صورت پرست غافل معنی چه داند آخر
کو با حباب جانان بیهمان چه کار رباعی ابو [illegible] این گریه [illegible] که در رتبه اعلی و رتبه [illegible]
دانند این گریه با فراق و وصال کو نیست نه محض فراق است چنانچه [illegible] از نجات [illegible] آید بیت میان ما
از جدائی تو و سیدم چو [illegible] این طرفه تر که از تو نیم یک نفس جدا معلوم باشد که فراق و وصال حیثیت
ز وصال و فراق چه سخن [illegible] تا آنکه بود [illegible] بود عاشق در میان سبب عاشق از نهایت حرارت
عشق و از بس غلبه حب با محبوب چنین معیته میجوید که صفت بود وجود مجاز در میان نماند
الحرت وصل محبوب حقیقی بی تبیین مجاز نگردد این نیز در امثله وارد او بلکم آیة یوم تبدل الارض
غیر الارض برخیزد بعده هر چه کند او کند و هر چه ببیند او ببیند و هر چه خواهد او خواهد و هر چه شنود
او شنود و هر چه گوید او گوید همه یکتا شود [illegible] دوئی در میان نماند و مضمون نحن [illegible] جانان
[illegible] اینجاست بمکان اولی که و بمقتضای فحوای انجذبت قدری کنت سمعه و بصره
[illegible] پس آنکه در بین حالت [illegible] اند [illegible] بتجلیه لذت آن سکر این غزل
[illegible] غزل [illegible] شمع [illegible] پروانه پرسد حال گل از بلبل دیوانه پرسد راه ایران را از [illegible]
[illegible] عاشقان را از [illegible] میخانه پرسد [illegible] قدر [illegible] چنین را از [illegible] ویرانه پرسد
خلاصه [illegible] اسد [illegible] میخواهد غزل [illegible] شیخ [illegible] شراب [illegible] خود [illegible] باشد
بشنو اوراق [illegible] علم عشق [illegible] باشد [illegible] در گلستان [illegible] گل [illegible]
دیگر باشد بیت [illegible] افتاده است خورشید [illegible] جانش [illegible]
[illegible] پنهان تا باطن [illegible] افتاب [illegible]
[illegible] بر تو [illegible] آئینه [illegible]

[illegible] اللهم اعطنی شوقک وحبک وعشقک ومعرفتک فی [illegible]
[illegible] النبی الثقلین [illegible]

چهارم آنکه [illegible] کمال راحتی سیما به تجلیات ذاتی تعب [illegible] گشته که دران رتبت از زوال حصول [illegible]
انوار جمال و جلال محبوب حقیقی بود وجود خود را می بیند که از دوست پیر دید و [illegible] خود به رتبت
دهر را بوجود خود نخواهد ماند و میداند که آن حال الا از [illegible] و [illegible] محو و مستهلک خواهد
و از بود وجود من هیچ نخواهد گذاشت پس از ترس [illegible] را [illegible] بکرید و میناله
و [illegible] کوئی [illegible] کاهیس [illegible] چلے [illegible] و این بیت
موافق حال بر زبان [illegible] بیت فغان [illegible] میدانم [illegible]
[illegible] نیز از [illegible] حال [illegible] بیت [illegible] حافظ محو کرد
چه [illegible] دیگر [illegible] بیت آفتاب [illegible] سایه [illegible]
[illegible] گدی [illegible] بهیات [illegible]
با [illegible] وجود [illegible] میدانم جمال کمال محبوب حقیقی را مطلقه میکرد [illegible] چنانکه [illegible] فهم
[illegible] اگر [illegible] بنده [illegible] خدمت [illegible] شاه [illegible]
[illegible] شهر [illegible]
سالک [illegible] مسیر [illegible] که [illegible] [illegible] نخواهد
بر حال [illegible] مطالعه جمال [illegible] بود در [illegible] و [illegible] چنانکه [illegible]
[illegible] که خود [illegible] جمال [illegible] را مطالعه کند [illegible]
[illegible] میان [illegible] بیت [illegible]
یقین [illegible] از تو [illegible] خواهد [illegible] ازین حسرت [illegible] میبارید [illegible] هیچ [illegible]
[illegible] اگر چه [illegible] برانست اما آنچه [illegible] [illegible]
[illegible] و [illegible] بود در [illegible] عین [illegible] در [illegible]
[illegible] الله [illegible] چنانکه آیه کریمه ان الملوک
اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة کذلک نزلت
[illegible] چنانکه [illegible] وجود [illegible] هیچ [illegible] که [illegible]
[illegible] از زبان [illegible] این [illegible] لذت [illegible]
[illegible] از [illegible] وجود خود [illegible] یقینا و قطع
[illegible] این لذت از همه لذات [illegible] که [illegible] عین [illegible]

هر کس بقدر حوصله و استعداد خود مراتب اعلی را آرزو داشته است چه بیچارگی در حقیقت [illegible]
گر بیت نیست کس را الا حقیقت آگهی جمله همین شد با دست تهی هیچکس این راه را پایان ندید
هیچکس این درد را درمان نیافت نه جدا اگر همچون محمد لیس پیامبر علیه الصلوٰة والسلام تابعین
همیشه بودندی ما عرفناک حق معرفتک بیت ز حسنش آفرین دانند که عقل را سخن
پایان شد برو تشنه بمستسقی دریا بجهان بمیرد آنرا عالی مستسقی است هر چند زمین مسند
جیسله و بیچه که مهجور شده مهجور شده [illegible] و لیکن از نهایت محبت دریا زالفطرم
سینه [illegible] و وصال واقف [illegible] چنانچه گفته بیت [illegible] لبوبا [illegible] ادحسن
برا لبود وصل [illegible] مکرر شد دیگری گفته بیت ارزانی دارم از تشنگی [illegible] بعد
تشنه تر گشتی چو ادرم [illegible] آشنا آمد [illegible] حذف هر عاشق ما [illegible] الهی
نصیبا [illegible] الله [illegible] انکه صوفی سالک [illegible] عالم
[illegible] لذت [illegible] الوقت [illegible] جان
لذان [illegible] اضطراب [illegible] ابتلا [illegible] لذت در لذت و [illegible]
حضوری [illegible] است و نه [illegible] بلکه از [illegible] استغراق در استغراق و محویت
در محویت [illegible] الوقت [illegible] علم سلوک [illegible] محویت احدیت از
[illegible] محو [illegible] از جمیع نسبت [illegible] رفته [illegible] یکتایی [illegible]
کند [illegible] هیچ اثری باقی نماند و محو مطلق [illegible] والان کما کان [illegible]
[illegible] جهان [illegible] محبت [illegible] مضمحل گردد و معدوم صرف [illegible]
محض گشته عین [illegible] گردد و تمام آرزو [illegible] آید [illegible]
[illegible] الله کما کان گردد و محو مطلق [illegible]
[illegible] بیت [illegible]
[illegible] دیگری [illegible] فرد [illegible] عشق [illegible] باشد چه باشد و [illegible] قطره [illegible]
[illegible] دیگر [illegible] قطره [illegible] چنانچه

الله تعالی میفرماید یا محمد ... انا شراب لاولیائی اذا شربوا سکروا واذا
سکروا طربوا واذا طربوا طابوا واذا طابوا وصلوا واذا
وصلوا واذا وصلوا اتصلوا واذا اتصلوا لا فرق بینی وبینهم
و از اقوال مشائخ [illegible] وارد است چنانکه سید الطائفه حضرت جنید بغدادی
رضی الله عنه میفرماید که المحدث اذا قورنت بالقدیم لم یبق له اثر
پس بدینجا [illegible] وصال [illegible] فراق [illegible] فراق [illegible] جلال در جمال
و جمال در جلال [illegible] حالت حال بیت معشوق و عشق و عاشق هر سه یکیست
اینجا چو وصال در نگنجد هجران [illegible] عزیز [illegible] باز
صفت محبت [illegible] یحبهم و یحبونه [illegible] بتقاضای کمال
هو یعنی [illegible] در ظهور [illegible] عاشق [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] قرار [illegible] از ظهور به بطون و گاه از بطون بظهور
[illegible] چنانکه مطلب [illegible] و عین [illegible]
چنانچه محقق [illegible] که بعد اتحاد [illegible] عاشق [illegible]
احدیت [illegible] از ظهور [illegible] نیز [illegible]
و عینیت [illegible] کمال [illegible] اختیار [illegible] و نالہ می نماید و بزبان
حال [illegible] بیت [illegible] نظیم [illegible] و خواجه [illegible] رحمة الله
نیز [illegible] عالم خبر [illegible] بیت [illegible] جانان [illegible]
[illegible] عشق [illegible] معشوق [illegible] چون
قمر [illegible] عشق [illegible] کی خواهم [illegible]
[illegible] عاشقان [illegible] عشق دل [illegible]
[illegible] الصلاة والسلام [illegible]
از هوای [illegible] فرمان [illegible] فان ربک یصلی [illegible] ای محمد [illegible]
که بعد [illegible] یعنی [illegible] مرتبه [illegible] نسبت [illegible]

نسبت و اضافات را محو و مستعدی میگردانند بدین سبب فریاد برآوردند که یا لیت رب محمد لم یخلق
محمدا ای کاش پروردگار محمد محمد را نیافریدی یعنی خواهش این بود که آن اسرار کائنات را بحکم قف چرا اظهار کرد یعنی خواهش ایشان بحکم
یحبون ان یتطهروا این بود که لود و تعین محمد علیه الصلوة والسلام را بجهت باز داشتن ناز محبوبی در نوع
اسرار تجلیات معلوم کرد که میان منوط و مربوط است سلم و لکن ندارد کارسته که محمد نیاز باز
بر پا می نمود و اسباب عاشقی و معشوقی و ناظری و منظوری و طالبی و مطلوبی تا ابد الآباد موقوف
میماند بنا بران حکم قف صدور یافت یا آنکه از برای آنکه باشد که تعین ظاهری حضرت
صلی الله علیه وسلم حجاب حق بود چنانکه گفته مبتیحو آدم را از تماشا دیدیم برای نه جمال خویش
در صحرا نهادیم پس آن جمال خود است که از خود برخاسته عین جلال گردد و حکم بلند
که قف یا محمد فان ربک یصلی یعنی باش ای محمد که پروردگار تو متوجه جمال خود است
که ان الله جمیل یحب الجمال بنخواهد که محو گردد یا آنکه حجب مطلب آن خلاصه
موجودات آن بود که با بود و تعین محمدیت اسرار عالم لا مثال جلال احدیت را
مطالعه کند و مشاهده نماید ممکن نبود لهذا بجهت حکم قف لظهور پیوست ازینجاست
که فریاد برآوردند و ای بلغت جامع علیه السلام درین محل بشر بودن خود تاسف خورده اند و ناله
و آه و زاری پیش آورده و گفته اند ای کاش رب محمدیت در میان نمیشد تا محمد با حجاب
محمدی نمی آمد چنانکه حقیقت احدیت بود بر همان حال میماند و الآن کما کان میگشت
جا لمیشی چند خواهش و آرزوی محمد علیه السلام آن بوده اما این خورشید نیست که بنده خدا گردد
و اگر چه بنده بصفات الله و با صفت او بجهانه لطایق عاریت بر صورت متحقق میشود لکن
باز بنده بنده است و خدا خدا است زیرا که صفت عبده در بوله داشته نیکبارید چنانچه
دوہرہ برایمعنی اشارت میکند دوہرہ اصل ساجن کنگ جو بوجھی اور کیہہ اوو ائی
بادت سمن ایهون نه چہوتی ابنز کا اور جهارت نہ جار بر نجل جبوریت زندہ بندہ تا قاید دیگر
دوہرہ جب اہون ہوتی مینت سرو بنده تب ہم رہتی تمہی ساردو نے اب ہم لیہ گیا ہیں

هستی [illegible] [illegible] بیت [illegible] عراقی [illegible] همه [illegible]
ای برادر [illegible] رمز نهانی [illegible] که در [illegible] فهم هیچکس نیاید [illegible] فهم و [illegible] عرف [illegible]
از آن حالت بر حال [illegible] آمده اند [illegible] [illegible]
که آن حضرت علیه الصلاة [illegible] حاصل [illegible]
و در اصل آفتاب [illegible] هرچند فراق بسیار عشق بسیار [illegible] هرچند [illegible]
بسیار عاشق بیقرار و هرچند عاشق بیقرار معشوق در کنار و هرچند معشوق در کنار عاشق [illegible]
انکار [illegible] هرچند عاشق [illegible] عشق [illegible] زیرا که [illegible] در بیقراری [illegible] اند اگر مرد [illegible] عاشقی
و طالب عشقی فهم کن و اگر نه بیت [illegible] [illegible]
و [illegible] نفهمیدن این بیت [illegible] در خودت [illegible] درین نکته [illegible]
[illegible] اگرچه این [illegible] در [illegible] بلکه [illegible]
[illegible] از نقصان استعداد و [illegible] بمقتضای [illegible] بیان [illegible]
[illegible] شرح این [illegible] تمام [illegible] تفصیل [illegible]
[illegible] بیت حرف عشق از سر زبان [illegible] صحیح این بیت از بیان
[illegible] در میان [illegible]
[illegible] محبوب [illegible] طالب و مطلوب [illegible]
[illegible] عاشق [illegible] مثنوی [illegible] عشق
[illegible] عشق [illegible] عشق [illegible] سر برافرازد [illegible]
[illegible] عشق از [illegible] عاشق [illegible] که تا [illegible] نور جمال عشق
[illegible] چنانچه [illegible] معنی [illegible] بزرگ
[illegible] شرح [illegible] حرف عشق [illegible] بیرون بود [illegible]
[illegible] عبارت [illegible] گفته [illegible]
[illegible] نهایت [illegible] خطا [illegible] در بیان آید [illegible]
شرح [illegible] فی البیان [illegible] فی البیان این بیان را [illegible] بهتر بود [illegible] خاموش
[illegible] بیان [illegible] والسلام [illegible]

اوقات چنان میشود که اعضای وجود سالک را از لذت و حظی هیچ خبر نمیباشد چنانکه از عالم مجاز
حقیقت انتقال نموده در عالم باطن سیر میکند و از آنجا حظها میگیرد چنانکه دو بهره بدماوت بر این
حال مشعر است که سالک را اطلاع باشد که آن دل حقیقی است نه این دل که از گل است و آن
دل را الذین دل تنگ است از گل است تا دل هزار فرسنگ است بیت [illegible] دل نگی منظر نیست ربانیه
خانه [illegible] را هم دل خزانه است پس لذت و حظ آن [illegible] است که در عالم اسرار [illegible] میبابد این زبان در بیان
مسئله چه بیان [illegible] نتواند داد [illegible] آنکه دل حقیقی سالک از آن منبع اطلاع دارد و اثر آن لذت
تمام وجود را در گرفته است [illegible] زبان گوشتین را یارای آن نیست که همه [illegible] لذت و تمامی
از [illegible] بطونی بر صفحه ظهور تواند آورد یا بیان تواند نمود سبب عدم بیان کردن آن لذت
دیگر این است که هیچ چیزی در این عالم موافق و مقابل آن نمی یابد تا برای گفتن و نوشتن [illegible]
[illegible] چنانکه حضرت صدیق رضی الله تعالی عنه میفرماید که العجز عن درک
الادراک ادراک پس [illegible] ندیده [illegible] نیابد که [illegible] زبان از وی خبر دهد
[illegible] حقیر سوای [illegible] ظاهری خط [illegible] تحریر و تقریر نموده است اما [illegible]
[illegible] سالک [illegible] هرگز در بیان نیاید
[illegible] اگرچه دوستان محرم اسرار [illegible] لسان [illegible] در [illegible] آن
لذات و [illegible] آن حالات [illegible] جهد میکنند چنانکه هست هرگز در بیان نمی آید
مسلم است که لذت عشق را هم [illegible] چگونه عیان کنند تا برای [illegible]
[illegible] اشارت چنانکه گفته اند بیت حرف عشق از سر زبان [illegible]
شرح این [illegible] از بیان [illegible] اطلاق [illegible] محض [illegible]
[illegible] ممکن است که در فراق هم میشود [illegible] چنانکه [illegible] که چون [illegible] آدم علیه
السلام را از روضه دار السلام بسبب خوردن دانه گندم در [illegible] دنیا انداختند [illegible] وصال [illegible]
علیه السلام [illegible] نموده در دشت فراق و تنهایی [illegible] آن [illegible] نهایت [illegible]

چنانکه بابا ها گریستند بعد از مدت چند سال چون عمر مسافری بعدگاه و چبار [illegible] قبول الفنا د
پیوند وصال در میان آمد گویند که در حال وصال نیز حضرت آدم علیه الصلوٰة والسلام بسیار
روی نمود بجد بگه مدت مدید گریسته پس از ان گفتند حالت فراق گریه بوده [illegible] اب
جهان گریه و گریه در وقت وصال نمودن گلهای بوستان عالم گشت پس ای برادر
گمان کسی را در نفس انکار بود که گریه در ازای فراق میشود پس کسی که میگوید که گریه در ازای ملال بد
فراق و جدائی میکنند و در حالت وصال نمیشود محض بی خبری از کلم حقائق خدا از گله باشد
چون السکر عشق عنقا بخورده است و در هم ای فراق و وصال هیچ [illegible] نیاورده بنابران
هر چه گویم سر اولاد است و سعید بیست و هم هر و منجمی چنین طلب جستم که بره یکسان جاذ فضولی
که باهنا جیول آیا تیون حادث و آنکه در حالت تمتع سرود بینی اوقات چنانی مسلم میشود
که صرفی صاحب سالک خرق وصال جمال روی صدرا تا می تحور بر قرار میباشد چنانچه اکثر هیچ ذره
از لذات عالم بیخبر نشود که [illegible] ساعت عمر وزنه برابر میماند لکن این عجب که دین
حال از خود و از هستی خود یکدم هم خبر ندارد هذا من عجایبات الرب عزیزی جوع
حالات دیگر بقدر حوصله استعداد هر یک و بمقتضای وقت و حال متنوعه و بسیار است
چنانکه گفته اند مصرعه هر بشر را ادراکات حرکت اظهار آنها بر او هاک از تحریر و گفتار
است چنانچه فرموده است مصرعه این سخن پایان ندارد والسلام لیکن آنچه تعالی [illegible]
وقت بضرورت در بیان آمده این بود که مذکور شده والله اعلم بالصواب

اللهم اعطنی مشاهدتک ولقائک ورضائک وامتنی علی طریقه
دین حبیبک محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه واتباعه
وبارک وسلم تمت الرساله الشریفه المسماة بشوقیه در بیان حالت گریه
تصنیف حضرت شاه ابو المعالی قدس الله سره ابتغاء ما شکر طالب بمقبول جناب الوالده سیده
بالعو سیده صاحبه شاه مید حظ احقر العباد المتعال محمد جمال بن سید حسین [illegible] محبوب
کلغه سید کمال [illegible] بتاریخ بعلاز دهم شهر صفر [illegible] عليهم الله [illegible]

سنه ۱۱۷۳ هجریه

پی‌نوشتها

۱. چ: "باسم یا فتّاح "ندارد

۲. چ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الَرحِیۡم

۳. ش: وافر

٤. چ: سراپا

۵. ش: لازم

٦. چ: "آیه کریمه" ندارد

۷. چ: اضطراب حیرت

۸. چ: فگند

۹. ش: بسیاری

۱۰. ش: بیشمار

۱۱. چ: محبّت

۱۲. ش: سبیل

۱۳. چ: حضرت مصطفیٰؐ

۱٤. ش: صلی اللّٰه علیه وسلم و اتباعه

۱۵. ش: 'و' ندارد

۱٦. چ: 'حدیث' ندارد

۱۷. ش: دوّار

۱۸. ش: چون دُلاب

۱۹. چ: شاه کشور گشایی حقیقت

۲۰. چ: صادق القدوسی الحنفی قدس سره العزیز

۲۱. ش: 'و' ندارد

۲۲. ش: 'و' ندارد

۲۳. ش: يك خبر

۲۴. چ: چنانچه

۲۵. چ: بلكه

۲۶. چ: نا يافتنى

۲۷. ش: 'عاليه' ندارد

۲۸. ش: ميل او در خاطرش انداختند

۲۹. ش: گريهٔ اوّل

۳۰. ش: آيد

۳۱. ش: 'و' ندارد

۳۲. ش: 'و' ندارد

۳۳. ش: به سبب هاى دنيوى

۳۴. چ: چيز

۳۵. چ: مطلب

۳۶. ش: گريهٔ دوم

۳۷. ش: 'نمود' ندارد

۳۸. چ: سوز

۳۹. چ: و باد

۴۰. چ: 'و' ندارد

۴۱. چ: 'و' ندارد

۴۲. چ: صرصر

۴۳. چ: قَدَّسَ اللّٰهُ سِرُّهُ الْعَزِيْزُ

۴۴. ش: حالاتِ اطوار

۴۵. ش:' نیز ' ندارد

۴۶. ش:بیایند

۴۷. ش: 'هیچ' ندارد

۴۸. چ: بی خبر از

۴۹. ش:"انوار اسرار الٰهی" به جای :"انوارو اسرار مراتب...سبحانی"

۵۰. ش: گریهٔ سوم

۵۱. ش: 'و' ندارد

۵۲. ش: 'و' ندارد

۵۳. ش: 'و' ندارد

۵۴. ش: نظم

۵۵. چ:برگی

۵۶. ش: 'و' ندارد

۵۷. ش:صد ناله های

۵۸. چ: غزل

۵۹. چ: درین

۶۰. ش:ز جان آگه نیم از تن چه پرسی

۶۱. چ: این و آن

۶۲. چ:یاد

۶۳. ش:نیاید

۶۴. چ:و رسوای جهان گردد

۶۵. ش: ریاضات شایقه

۶۶. چ: 'و'ندارد

۶۷. ش:' دیگری' به جای "عزیزی دیگر در همین معنی'

۶۸. ش: 'درین باب عزیزی فرموده است' ندارد.

۶۹. ش:خبری

۷۰. چ:واقع

۷۱. ش:از

۷۲. چ:'آن' به جای 'و آن'

۷۳. ش: 'دیگر می فرماید' ندارد

۷۴. چ:رسید

۷۵. چ: این عبارت زاید دارد: 'در خاص گیر و بهره ازین نظر که همه دوست دید.'

۷۶. چ:ایست

۷۷. چ:'ازین حال' ندارد

۷۸. ش: 'که' ندارد

۷۹. ش: وصال و فراق

۸۰. چ:'معنی دارد' ندارد

۸۱. چ: تا بود نابود

۸۲. ش: 'محبوب' ندارد

۸۳. ش: بود و وجود

۸۴. چ: بگیرد

۸۵. چ: و این

۸۶. ش: 'و' ندارد

۸۷. چ: 'هم' ندارد

۸۸. ش:مَرّه

۸۹. ش:فرید آید

.۹۰ چ: 'آن' ندارد

.۹۱ چ:دری

.۹۲ چ:"درین باب نیز می فرماید" ندارد

.۹۳ چ: قاسم

.۹٤ ش:ننوشید

.۹۵ چ:خدایتعالیٰ

.۹٦ چ:جلال و جمال

.۹۷ چ: 'و' ندارد

.۹۸ چ: 'و در خود' ندارد.

.۹۹ ش: گردانید

۹۹ل چ:سجن

.۱۰۰ چ: می خواند

.۱۰۱ چ: 'خواجه حافظ علیه الرحمة می فرماید' به جای' نیز از همین حال خبر می دهد.'

.۱۰۲ ش : تو آفتاب وشی سایه وش رضای را

.۱۰۳ چ: بدر

.۱۰٤ چ: رباعی

.۱۰۵ چ: هر چند

.۱۰٦ چ:جمال حسن شمع

.۱۰۷ چ: تمام

.۱۰۸ چ: بر بندد

.۱۰۹ چ:حیرت و حسرت

.۱۱۰ چ:لیکن

۱۱۱. چ: ازو برده

۱۱۲. ش: مذلّت گمنامی

۱۱۳. چ: چنانچه

۱۱٤. ش: 'این رمز' به جای 'رمز مخفی'

۱۱٥. چ: 'این لذّت محویت' به جای 'لذت این نعمت محویت'

۱۱٦. چ: لذّت

۱۱۷. چ: مصرع دوم را مقدّم آورده است.

۱۱۸. چ: می شد نمی بود

۱۱۹. چ: همی فرمود

۱۲۰. چ: فرد

۱۲۱. ش: 'و' ندارد

۱۲۲. ش: گریهٔ پنجم

۱۲۳. چ: بلکه

۱۲٤. چ: سالك

۱۲٥. چ: 'و' ندارد

۱۲٦. چ: شده

۱۲۷. چ: گفته است

۱۲۸. چ: عزیزی دیگر درین باب

۱۲۹. چ: بیت

۱۳۰. چ: درین باب دیگری

۱۳۱. چ: در حدیث قدسی آمده

۱۳۲. ش: قدست

۱۳۳. ش: وارد اند

۱۳٤. چ:درانجا

۱۳٥. ش: 'و' ندارد

۱۳٦. ش:آمد

۱۳۷. چ: 'و' ندارد

۱۳۸. ش:"و بدین بیت مترنّم می گردد" ندارد

۱۳۹. ش: خواجه رحمة الله

۱٤۰. ش: میل من ...فراق ."ندارد

۱٤۱. چ:مولوی رومی رضی الله عنه

۱٤۲. چ: سیل تند

۱٤۳. ش: احمدیت

۱٤٤. ش:تنزیهه

۱٤٥. ش: گنجایی

۱٤٦. چ: 'و' به جای 'که'

۱٤۷. ش: معشوق

۱٤۸. چ: می نماید

۱٤۹. چ: ظاهری

۱٥۰. چ: او

۱٥۱. ش: و گفتند "یا لَیتَ...محمداً" ندارد

۱٥۲. چ: محمّدّ را محمدّ حجاب نمی آمدی

۱٥۳. چ: گردد لیکن

۱٥٤. چ:دو 'دوهره'

۱٥٥. چ: هون ساجن سنگ جر بوجهی اور کهه ادائے باو

ثمن اجهون نه "چهوڈے" انچهر کا ارچهاؤ

۱۵٦. چ: لاچار

۱۵۷. ش:نبودی

۱۵۸. ش:'با این یك دم ...نبود جدا.' ندارد

۱۵۹. چ: اقامت

۱٦۰. چ:مردی

۱٦۱. چ: صادق

۱٦۲. ش:پیش

۱٦۳. ش: نمی تواند آورد

۱٦٤. چ: 'و' ندارد

۱٦۵. چ: رباعی

۱٦٦. چ: 'چنانچه' ندارد

۱٦۷. ش: " کما قال الله ...الابصار" ندارد

۱٦۸. چ: بیت

۱٦۹. چ: زده

۱۷۰. ش:این بیت ندارد.

۱۷۱. چ: فالبیان

۱۷۲. ش:عنوان' حالت گریهٔ ششم' ندارد

۱۷۳. چ: چنین

۱۷٤. ش: ' کوئی' ندارد

۱۷۵. چ: حظ

۱۷٦. ش:این دوهره ندارد.

۱۷۷. ش: 'دل' ندارد

۱۷۸. ش: اطلاع

۱۷۹. چ:و آن دل را ازین گِل دل تنگ

۱۸۰. ش: "چنانچه ...می فرماید" ندارد

۱۸۱. چ:یك

۱۸۲. ش:اطلاع

۱۸۳. چ: زبان

۱۸٤. ش: نشان به جای' بیان و نشان'

۱۸٥. چ: این

۱۸٦. چ:مقابله

۱۸۷. ش:"العجز ...ادراك" ندارد

۱۸۸. چ:این

۱۸۹. چ: تقریر شده است.

۱۹۰. چ: حالتی

۱۹۱. ش: 'بیان' ندارد.

۱۹۲. چ: لذّت

۱۹۳. چ: می نمایند

۱۹٤. ش: علیه السّلام

۱۹٥. چ: کردند

۱۹٦. ش: 'ساختند غم و الم' ندارد

۱۹۷. چ: 'زاری او به درگاه باری تعالیٰ'

۱۹۸. چ: 'گریهٔ بسیار می کرد و زاری از حد زیاده نمود.'

۱۹۹. ش: 'در' ندارد

۲۰۰. ش: نمودند

۲۰۱. چ: 'کسی که می گوید که گریه و زاری' ندارد

۲۰۲. چ: 'او' ندارد

۲۰۳. چ:مجهی جی جگ جنم کی بره نکیتا چاو

۲۰۴. ش:' حالت گریه هفتم' ندارد

۲۰۵. ش:'و' به جای 'وجۀ دیگر

۲۰۶. چ:بعض

۲۰۷. چ: 'او' ندارد

۲۰۸. ش:'از' ندارد

۲۰۹. چ:'و' به جای 'که'

۲۱۰. ش: عمرو، زید

۲۱۱. چ: وجوه و حالات

۲۱۲. استعدادی

۲۱۳. چ: که

۲۱۴. چ:هر سری را حرکات دگر

۲۱۵. چ:باشد

۲۱۶. چ:شد

۲۱۷. ش: 'تمّت بالخیر' ندارد

یادداشتها

١. ترجمه:"پس (در دنیا) باید کم بخندند و (در آخرت) بسیار بگریند". آیه ٨٢: سوره توبه ٩، قرآن عظیم، مترجم: فیض الاسلام

٢. ترجمه:"آنان را دوست دارد." آیه ٥٤، سوره المائده ٥، قرآن عظیم، مترجم: فیض الاسلام

٣. ترجمه"ایشان هم خدا را دوست دارند." آیه ٥٤، سوره المائده ٥، قرآن عظیم، مترجم: فیض الاسلام

٤. ترجمه:"آنان مانند چهارپایانند بلکه گمراه تر اند" آیه ١٧٩، سوره اعراف ٧، قرآن عظیم، مترجم: فیض الاسلام

٥. ترجمه:"و هر آینه فرزندان آدم را گرامی و بزرگ داشتیم." آیه ٧٠، سوره بنی اسرائیل ١٧، قرآن عظیم، مترجم: فیض الاسلام

٦. ترجمه:"گریه بکنید و اگر نتوانید گریه گونه قیافه بگیرید."

٧ ترجمه: "و خدا به هر چیز دانا است." آیه ٢٨٢، البقره ٢، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم شاه ولی اللّٰه دهلوی، قدرت اللّٰه کمپنی لاهور ش: وهُوَ بِکُلِّ شَئیٍ عَلِیم. ترجمه:" و او به همه چیز دانا است." آیه ٢٩، البقره ٢، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم شاه ولی اللّٰه دهلوی، قدرت اللّٰه کمپنی لاهور

٨. حضرت حسّان بن ثابت این شعر خواند:

ترجمه بیت١. دلهای عارفان را چشم ها ست که بیند آنچه بینند گان نه بینند.

بیت٢. و زبان هاست که به رازی سر گوشی کند که از کرامِ کاتبین هم مخفی باشد.

بیت۳ .وبال هاست که بی پر ،تواند پرید سوی ملکوتِ ربّ العالمین.

بیت٤ .پس گاهی در ریاض قدس آزاد می رود و از شراب عارفین خورد.

بیت٥ .این شراب، این دلها را زبان ذوق می بخشد که از علوم همه عالمیان برتر است.

بیت٦ .و شواهد آن بر این دل ها دلیل می آرد و دروغ دعوای مدعیان را واضح می سازد.

٩. ترجمه:روزی که بدل کرده شود این زمین بغیر این زمین. آیه ٤٨ ،سوره ابراهیم ،١٤ ،فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن ،مترجم شاه ولی الله دهلوی.

١٠. ترجمه: ما دو روح هستیم که در یك بد ن نزول کرده ایم.

١١. ترجمه: من گوشش و نگاهش و دستش و زبانش می شوم.

١٢. ترجمه :بار الٰها! مرا ارزانی بکن شوقت و محبّتت و عشقت و معرفتت در هر دو جهان به حرمتِ نبیِّ جن و انس."

١٣: دوهره :دوهرا:دوها: [دوهڑه ،دوهه]:شعر هندی که دو مصرع دارد: فرد ، بیت.سید احمد دهلوی،فرهنگ آصفیه ،مرتّبه: خورشید احمد خان ،مکتبه حسن سهیل،لاهور ،بی تا ؛یك نظم هندی که چهار مصرع دارد.راجا راجیسور راؤ اصغر: هندی اردو لغت،انجمن ترقی اردو،پاکستان،کراچی،١٩٩٧م؛منظومه ای را۔ که مشتمل بر دو "پد"(مصرع) وچهار قسمت یاچهل و هشت"ماترا"(حرف) است . دوها می گویند. این نوعِ سخن از زبان هندی به اردو وارد شده است. اردو لغت ،اردو لغت بورد،(ترقی اردو بورد)، کراچی،١٩٨٨م

ترجمه دوهره:

"نخستین بار (زن) خوشبخت در لباس عروس رفت. چشمهایش
اشکبار ولی دلش خرّم و شادان که به وطن محبوب می رود."

۱۴: ترجمه: "شما را دین شما است و مرا دین من است. "آیه ٦، سورة الکافرون، ۱۰۹، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی. برای ضرورت شعری در آیهٔ قرآنی اضافهٔ "ی" کرده شده است.

۱۵. ترجمه: "چون وعیدِ خدا تعالیٰ در می رسد وعیدِ عیسیٰ باطل می شود (زایل می گردد)."

۱٦. ترجمه: " هر آیینه پادشاهان چون در آیند به دیهی، خراب کنند آن را و سازند اهل آن را رسوایان. "آیه ۳٤، سوره نمل ۲۷، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۱۷. ترجمه: "ترا نشناخته ایم چنانکه حق شناخت تُست."

۱۸. ترجمه: چنانکه بود الان هم چنین است.

۱۹. ترجمه: ای محمدّ! پیش ما شراب است برای دوستانم. چون نوشند مست می شوند چون مست می شوند به طرب می آیند چون به طرب می آیند خوش عیش می شوند. چون خوش عیش می شوند در وجد می آیند و چون در وجد می آیند واصل بحق می شوند. چون واصل بحق می شوند اتّصالش می گیرند. چون اتّصال می گیرند میانم ومیان ایشان هیچ فرق نمی ماند.

۲۰. ترجمه: حادث آن است که چو نزد ترینِ قدیم باشد اثرش (اثر حادث) باقی نمی ماند.

۲۱. ترجمه: 'هر روز خدا در حالتی است. 'آیه ۲۹، سوره الرّحمٰن ۵۵، فتح الرّحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۲۲. ترجمه: 'به مسافت دو کمان یا نزدیك تر از آن.' آیه ۹، سوره النّجم ۵۳، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۲۳. ترجمه: کاش که پروردگارِ محمدّ، محمدّ را نیافریده.

۲٤. ترجمه: هر آیینه خدا صاحب جمال است و جمال را دوست دارد.

۲۵. من در عشق محبوب سوخته ام و خاکسترِ من را باد برده است ولی تا اکنون راحت نصیبم نشد. علّت همهٔ این غم و الم گرفتگیِ جادو است.

۲٦. ترجمه: اگر من معشوق زیبا می بودم با شما زندگی می کردم. حالا من در "گیا" اقامت گرفته ام. شما مالكِ من هستی و من غلامِ شما. ('گیا' شهر قدیمی در صوبه بهار (در هندوستان) و زیارتگاهِ مذهبی هندوان است. هندی اردو لغت؛ فرهنگ آصفیه)

۲۷. ترجمه: هر که فهمید، فهمید. و هر که شناخت، شناخت.

۲۸. ترجمه: هیچ پیغمبر را ایذا نرسانیدند مثلِ اذیّتِ من.

۲۹. ترجمه: "از پروردگار خود، پروردگار خود را شناختم". چنانکه خدا تعالی می فرماید: "در نمی یابند او را چشم ها (یعنی در دنیا) و او در می یابد چشم ها را." سوره الانعام ٦، آیه ۱۰۳، فتح الرحمٰن به ترجمة القرآن، مترجم: شاه ولی الله دهلوی

۳۰. بیان در بیان منحصر می باشد.

۳۱. سلام و تکریم برای آنکه هدایت را پیروی کرد.

۳۲. پَدماوَت: نام ملکهٔ چتور، افسانه ای به زبان هندی (لهجهٔ اودهی) از ملك محمد جائسی. مرید و خلیفه شیخ اله داد، شاعر و نویسنده معروف ـ در زمان شیر شاه سوری در نظم آورد. مقالات حافظ محمود شیرانی، ص ۱۳۱؛

Thomas William Beale, An Oriental Biographical

Dictionary, M ReprintsDelhi,1971.;

"پدماوت" مقاله از شریف حسین قاسمی،شامل در"دانشنامه زبان ادب فارسی در شبه قاره،جلد دوم،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران،ایران".

۳۳. نگر نگر اور گانوؤں گانو کیوں چھاڈ سبه ٹھاٹھ [اور]ٹھانو
کاکو گھر کا کر مردی آیا تھاکر سبھ چاکر جیون کھایا[کذا]

ترجمه:چرا شما میهن و عیش و عشرت خود را ترك کرده شهر به شهر و ده به ده ولگردی می کنید .مفهوم بیت دوم واضح نیست.

۳٤. عاجز ماندن از یافتن (حقیقتاً) دریافتن است.

۳۵. سالها است که من به سبب هجرو فراق روی شادی ندیدم مثل آن مهمان که در خانۀ خالی آمده نومید برمی گردد.

۳٦. ای اللّه! مرا عطا فرما مشاهدات خویش و لقای خویش و لقایك و رضایك و خوشنودی خویش و بر راه های دینِ حبیبت محمد صلی اللّه علیه وسلم و علی آله و اصحابه و اتباعه و بارك وسلم

منابع

فارسی:

نسخه های خطی فارسی:

۱۔ ابوالمعالی،شاہ،رسالہ شوقیہ نسخہ خطی،مکتوبہ ۱۲۱۹ھ ،مجموعہ حافظ محمود شیرانی، کتابخانہ پنجاب یونیورسٹی،لاہور

۲۔ لطف اللّٰہ انبالوی،شاہ،ثمرۃ الفواد ،نسخہ خطی مجموعہ شیرانی،شمارہ ۵۲٤۱/۲۲۳۱ پنجاب یونیورسٹی لاہور،مکتوبہ :۹ ربیع الثانی ۱۲۷۱ھ/۱۸۵٤ء

کتب فارسی:

۳۔ ابوالمعالی،شاہ،رسالہ شوقیہ المعروف بہ هفت گریہ،مرتّب: حاجی سعید احمد،مطبع اسلامیہ لاہور،۱۳۱۰ھ

٤۔ بشیر حسین، محمد،فهرست مخطوطات شیرانی،جلد اول،ادارۂ تحقیقات پاکستان،دانشگاہ پنجاب ،لاہور،چاپ دوم،۱۹۷۵ء

۵۔ بشیر حسین، محمد،فهرست مخطوطات شیرانی،جلد دوم،ادارۂ تحقیقات پاکستان،دانشگاہ پنجاب ،لاہور،۱۹٦۹ء

٦۔ دانشنامہ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ،جلداول،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران ،ایران،۱۳۸٤ھ ش

۷۔ دانشنامہ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ،جلددوم،فرهنگستان زبان و ادب فارسی،تهران ،ایران،

۸۔ غلام سرور لاہوری،مفتی ،خزینۃ الاصفیا،جلد اوّل،انصاری کتب

خانہ، کابل، ۱۹۹٤م.

۹- فتح الرحمٰن بہ ترجمة القرآن ،مترجم شاہ ولی اللہ دهلوی،قدرت اللہ کمپنی لاہور

کتب اردو:

۱۰- حافظ محمود شیرانی ،مقالات حافظ محمود شیرانی، جلد هفتم،مجلس ترقی ادب لاہور ،۱۹۷٦ء

۱۱- راجیسور راؤ اصغر،راجہ،هندی اردو لغت،انجمن ترقی اردو،پاکستان، کراچی، ۱۹۹۷ء

۱۲- رحمان علی، مولوی،تذکرہ علمائے هند،مترجم: محمد ایوب قادری،پاکستان هسٹاریکل سوسائٹی ، کراچی،۱۹٦۱ء

۱۳- زمان شاہ،محمّد، سجادہ نشین کھرام شریف،تحصیل دیپالپور،ضلع ساهیوال، گلدستہ بهیکھ،تحصیل دیپالپور،ضلع ساهیوال،اکتوبر۱۹٦۸ء

۱٤- سیّد احمد دهلوی،فرهنگ آصفیہ،مکتبہ حسن سهیل لمیٹڈ،لاہور،۱۹۷٤ء

۱۵- ظهور الدین احمد،ڈاکٹر،پاکستان میں فارسی ادب کی تاریخ(عهد جهانگیر سے اورنگزیب تک)،مجلس ترقی ادب لاہور،۱۹۷٤ء

۱٦- غلام سرور لاهوری،مفتی،حدیقةالاولیا،تصوّف فاؤنڈیشن،لاہور، ۲۰۰۰ء/۱٤۲۰ھ

۱۷- هاشمی،عبدالقدوس،تقویم تاریخی(قاموس تاریخی)،مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی،۱۹٦۵ء

کتب انگلیسی:

18 Beale, Thomas

William ,An Oriental Biographical Dictionary, Manohar Reprints, Delhi, 1971

19.Ethe,Hermann,Catalogue of Persian Manuscripts in the Library of India Office ,Vol.1,London,1903

مجلّات:

۲۰۔ اختر چیمه،ڈاکٹر محمد،مقاله:نگاهی به احوال و آثار شاه ابو المعالی، شامل: فصلنامه دانش،شماره ٦٢۔٦٣،١٣٧٩ه ش

۲۲۔ شجاع الدین،محمد،مقاله :سید علیم الله جالندهری، شامل مجله :دارالفرقان، بیگم پوره ،لاهور ،جون ١٩٥٧ء

اشاریہ

اشخاص

کن

کتب

مجلّات